

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا

الاعراف ١٨

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ
أَسْمَاءُ الْحُسْنَى

"The Beautiful Names of Allah"

اللہ کے خوبصورت نام

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(رواه البخاري و مسلم)

اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سو نام ایسے ہیں کہ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا

عن أبي ذر الغفاري رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرويه عن ربه

عز وجل أنه قال : ((يا عبادي، إني حرمت الظلم على نفسي، وجعلته بينكم محرماً؛ فلا تظالموا. يا عبادي، كلكم ضال إلا من هديته، فاستهدوني أهدكم. يا عبادي، كلكم جائع إلا من أطعمته، فاستطعموني أطعمكم. يا عبادي، كلكم عارٍ إلا من كسوته، فاستكسوني أكسكم. يا عبادي، إنكم تخطئون بالليل والنهار، وأنا أغفر الذنوب جميعاً، فاستغفروني أغفر لكم. يا عبادي، إنكم لن تبلغوا ضري فتضروني، ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني. يا عبادي، لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم كانوا على أتقى قلب رجلٍ واحدٍ منكم، ما زاد ذلك في ملكي شيئاً. يا عبادي، لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم كانوا على أفجر قلب رجلٍ واحدٍ منكم، ما نقص [ذلك] من ملكي شيئاً. يا عبادي، لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم قاموا في صعيدٍ واحد فسألوني، فأعطيت كل واحدٍ مسألتَه - ما نقص ذلك مما عندي إلا كما ينقص المخيط إذا أدخل البحر. يا عبادي، إنما هي أعمالكم أحصيها لكم، ثم أوفيكم إياها، فمن وجد خيراً فليحمد الله، ومن وجد غير ذلك فلا يلومن إلا نفسه))؛ رواه مسلم.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ
أَسْمَاءُ الْحُسْنَى

"The Beautiful Names of Allah"

اللہ کے خوبصورت نام

تالیف: محمد مصطفیٰ بکری اسعد حفظہ اللہ
ملک فہد نیشنل لائبریری، ریاض / مملکت سعودی عرب

مترجم: ڈاکٹر ظہور احمد ملک المدنی حفظہ اللہ

نظر ثانی: ابو عدنان محمد منیر قرنواب الدین حفظہ اللہ
مترجم سپریم کورٹ۔ الخبر الدمام۔ سعودی عرب

قیمت: 100 روپے

صفحات: 120



اشاعت: جامع سلفیہ اپرصورہ سرینگر
رابطہ کیلئے: فون نمبر ۹۷۹۷۱۰۴۶۳۵

Composed, Designed & Printed at:
AL-FAJR Printing Press, 9419046211
alfajrpp@gmail.com, farqaleetahmad@gmail.com



اللہ کے خوبصورت نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین۔ الصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔ نبینا
محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

یہ کتابچہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے مختصر معانی پر مبنی ہے۔ مذکورہ معانی پر کتاب و سنت سے دلیل پیش
کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ اس میں سب سے پہلے اللہ کے نام معنی و مفہوم کا ذکر کیا گیا ہے۔
اسکے بعد یہ ذکر ہوا ہے کہ قرآن کریم میں کتنی مرتبہ آیا ہے۔ پھر اس نام کا جو معنی کیا گیا ہے اس کی دلیل
(شاہد) قرآن یا حدیث سے بیان کی گئی ہے۔

Introduction

In the Name of Allah, the Most Beneficent, the Most Merciful

All praise is due to Allah, and may His peace and blessing be upon the Messenger of Allah. This booklet provides a brief definition of the meaning of Allah's Beautiful Names ,along with textual evidence from the Qur'an or the Prophet's Sunnah (tradition).

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. آمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:
نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(إِنَّ لِلَّهِ تِسْعًا وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا. مَنْ أَحْصَاهَا (وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)

”اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سونام ایسے ہیں کہ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

(بخاری، مسلم بدون اسماء: ضعیف ترمذی مع الاسماء: ۶۹۳، صحیح ابن حبان، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، شرح السنہ بغوی، مسند احمد، تاریخ ابن عساکر بیہقی، صحیح الجامع: ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، مشکوٰۃ: ۲۲۸۷، ۲۲۸۸)

اسماءِ حسنیٰ

قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ دُعائے کرنے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا وَذُرُّوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِهِ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۸۰)

”اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ہیں، تم انہی ناموں کے ذریعے اُسے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے مبارک ناموں میں کجروی کرتے (الحاد میں مبتلا ہوتے) ہیں، عنقریب انہیں ان کے عمل کی سزا دی جائے گی۔“

اور ارشاد الہی ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی﴾ (بنی اسرائیل یا الاسراء: ۱۱۰)

”فرمادیجیے کہ اس ذات کو اللہ کے نام سے پکارو، یا رحمن کے نام سے، چاہے کسی بھی نام سے پکارو، اس کے تو خوبصورت نام ہیں اور ایک جگہ فرمانِ ربّانی ہے: ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی﴾ (سورہ طہ: ۸)

”اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے اور اس کے خوبصورت نام ہیں اور ایک مقام پر فرمایا ہے: ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی﴾ (سورہ الحشر: ۲۴)

وہ اللہ ہے جو خالق و باری بھی ہے اور مصور بھی اور اس کے خوبصورت نام ہیں

تعدادِ اسماءِ حسنیٰ

ایک غلط فہمی:

عوام الناس میں معروف ہے کہ ”اسماءِ حسنیٰ“ کی تعداد صرف ننانوے (۹۹) ہی ہے جبکہ بعض کبار علماء نے بھی یہی بات کہی ہے جیسے علامہ ابن حزمؒ سے تسامح ہوا۔ اور اَلْمُحَلِّیؒ میں انہوں نے ننانوے سے زیادہ اسماءِ حسنیٰ ہونے کا سختی سے انکار کر دیا ہے۔ (دیکھئے اَلْمُحَلِّی ۱/۳۰، ۸/۳۱) اس حدیث میں (۹۹) کے عدد سے مراد ہر گز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صرف ۹۹ ہی نام ہیں بلکہ مقصود یہ ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے صرف ننانوے (۹۹) کو یاد کر لیا وہ جنت میں چلا جائے گا۔“ (شرح مسلم

نودی ۹/۱۷۵)

صحیح تر بات

اس سلسلہ میں جمہور اہل علم کی رائے اور صحیح تر بات یہی ہے کہ جس طرح اللہ کے کلمات کی کوئی حد و انتہا نہیں۔ اسی طرح اس کے ”اسماءِ حسنیٰ“ بھی لاتعداد و بیشمار ہیں۔

دلیل

اس بات کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔
”جب بھی کسی کو کوئی غم و پریشانی لاحق ہو تو وہ یہ دُعا کرے، اللہ اس کے تمام غم اور پریشانیاں دور کر دیتا ہے اور ان کی جگہ اسے خوشی و فرحت سے نواز دیتا ہے۔“

وہ دعاء یہ ہے :

(اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَأَبْنُ أَمَّتِكَ نَاصِيَّتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَبْئِي)

”اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قابو میں ہوں، مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے، مجھ پر تیرا فیصلہ مبنی بر عدل ہے۔ میں تیرے تمام اسماءِ حسنیٰ جو تو نے اپنے لئے اختیار کئے، اپنی کتاب میں نازل فرمائے، مخلوق میں سے کسی کو سکھائے یا جنہیں تو نے اپنے علمِ غیب میں ترجیح دے رکھی ہے، ان تمام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کا سرور اور سینے کا نور بنادے، غم اور پریشانی دُور کرنے کا ذریعہ بنادے۔“

اور اس دُعاء میں محلِ شاہد یہ الفاظ ہیں:-

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ
اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ

”میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لئے منتخب فرمایا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا تو نے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا پھر اُسے اپنے علمِ غیب میں پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔“

(صحیح ابن حبان، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، مستدرک حاکم، معجم طبرانی کبیر، عمل الیوم والدلیلۃ ابن السنی، الصحیحۃ: ۱۹۹، مجمع الزوائد ۵/۱۰/۱۳۹ و ۱۴۰)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کی تعداد ۹۹ تک محصور و محدود نہیں ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ اعراف، آیت: ۱۸۰)

تنبیہ

حدیث کے ناموں والے حصہ کے ضعیف یا مدرج والحاقی ہونے کا یہ معنی بھی ہرگز نہیں کہ ان اسماءِ حُسنیٰ میں سے کوئی بھی نام ثابت نہیں، ہرگز نہیں بلکہ ان میں سے اکثر کا ذکر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔ حتیٰ کہ امام غزالیؒ کی کتاب ”شرح الاسماء الحُسنیٰ“ سے نقل کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ: ”علامہ ابن حزمؒ نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اسی (۸۰) نام جمع کئے ہیں۔“ (فتح الباری ۱۱/۲۱۶-۲۱۷، المجلد ۸/۳۱)

جبکہ المحلی ابن حزم کے مطبوعہ نسخہ بتحقیق علامہ احمد شاہ کرؒ کی جلد ۸ ص ۳۱ پر جہاں ان اسماءِ حُسنیٰ کا ذکر آیا ہے۔ ان کی گنتی کرنے سے ان کی تعداد چوراسی (۸۴) بنتی ہے۔ غرض باوجود اس کے کہ ان ناموں کی تفصیل پر مشتمل کوئی حدیث سنداً کلاماً سے خالی نہیں۔ البتہ ان میں سے بقول حافظ ابن حجرؒ: صحیح ترین حدیث وہی ہے جو سنن ترمذی میں ہے اور اسماءِ حُسنیٰ کی شروح لکھنے والے علماء نے اسے بنیاد بنایا ہے۔ اور اسی سے ترتیب اخذ کی ہے۔ ان اسماءِ حُسنیٰ کو محض یاد کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ ان کے معانی کا جاننا، ان پر ایمان اور ان میں وارد ہونے والی صفات حمیدہ اور عادات فریدہ و مجیدہ پر حسب استطاعت عمل کرنا بھی مطلوب و مقصود ہے اور پھر اس کا ثمرہ جنت ہے۔

اسم اعظم

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

”مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس دُعاء مانگنے والے شخص نے اللہ تعالیٰ کے ”اسمِ اعظم“ کے ساتھ سوال کیا ہے اور اس اسمِ اعظم کے ساتھ جو شخص کوئی بھی دُعاء کرے اللہ اس کی دُعاء کو قبول کرتا ہے اور اس کے ساتھ جو کچھ کوئی مانگے وہ دیتا ہے۔“
اُس آدمی نے یہ کہتے ہوئے دُعا کی تھی:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ)
”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جبکہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبودِ برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، تو یکتا و بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ اُسے کسی نے جنم دیا اور جس کا کوئی ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔“ (صحیح ابوداؤد، صحیح ترمذی: ۲۷۶۳، صحیح ابن ماجہ ۳۱۱۱، مشکوٰۃ: ۷۰۸/۲) ایک حدیث میں اسمِ اعظم ان الفاظ میں قرار دیا گیا ہے۔

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ)
”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جبکہ ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو حنّان و مَنَّان ہے آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے، اے جلال و اکرام والے! اے حَیُّ و قَیُّوْم (زندہ و قائم رہنے والے) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔۔۔۔۔“

(صحیح ابوداؤد، صحیح ترمذی، صحیح نسائی، صحیح ابن ماجہ، مشکوٰۃ: ۷۰۸/۲، ۷۰۹)

ایک حدیث میں ہے کہ اسم اعظم ان دو (۲) آیتوں میں ہے: (وَالْهُكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ)
 ”اور تمہارا معبود حقیقی ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔“ (البقرہ: ۱۶۳)

((الْمَلَّةُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)) (آل عمران: ۲، ۱)

”الف، لام، میم۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے۔“

(صحیح ابوداؤد، صحیح ترمذی: ۲۶۶۳، صحیح ابن ماجہ: ۳۸۵۵، مسند احمد، دارمی، معانی الآثار لطحاوی، صحیح الجامع: ۳۲۹/۱، حدیث: ۹۹۱، مشکوٰۃ: ۷۰۹/۲)

ایک حدیث میں ہے کہ اسم اعظم قرآن کریم کی مکی تین سورتوں میں ہے:

(۱) البقرہ (۲) آل عمران (۳) طہ۔ (صحیح ابن ماجہ، مستدرک حاکم، طبرانی کبیر، الآثار للطحاوی، السلسلہ الصحیحہ: ۷۴۶، صحیح الجامع: ۹۹۰)

نبی اکرم ﷺ نے تو صرف تین سورتوں کا نام ہی لیا ہے جبکہ حضرت ابوامامہؓ سے اس حدیث کے راوی قاسم ابو عبد الرحمنؓ (تابعی) فرماتے ہیں:

”میں نے ان سورتوں میں اسم اعظم تلاش کیا تو وہ ان آیات میں پایا:

(۱) [اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ] (البقرہ: ۲۵۵، آیت الکرسی)

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے۔“

(۲) [اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ] (آل عمران: ۲) ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے۔“

(۳) [وَعَنْتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ] (طہ: ۱۱۱) ”اور سب چہرے ہمیشہ زندہ قائم رہنے والے کے سامنے جھکتے ہیں۔“

تو گویا ہر سہ سورتوں میں ہی واردہ اسماءِ حسنیٰ الحی القیوم ہی اسمِ اعظم پر مشتمل ہیں۔ غرض ان آیات و احادیث میں متعدد اسماء گرامی آئے ہیں۔ جن کے ساتھ دُعاء کرنا باعث قبولیت ہے۔ مختلف مواقع پر مختلف اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ دُعاء کرنا چاہیے۔ تاکہ اللہ کے یہاں جو بھی اسمِ اعظم ہے اس کے ساتھ دُعاء ہو جائے اور شرفِ قبولیت پائے۔

زیر نظر کتاب ”اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ (خوب صورت نام) اپنے موضوع پر مختصر اور مفید کتاب ہے جو اصلاً عربی انگلش میں تھی اور اب اسے عربی اردو اور انگلش زبانوں میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مؤلف و مترجم، مراجع و مقدم اور طابع و ناشر کی اس محنت کو قبول فرمائے اور انہیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین
مترجم المحكمة العامة (سپریم کورٹ)

داعیہ متعاون مراکز دعویہ و ارشاد و توعیہ الجالیات
(الخبر۔ الدمام۔ الراجہ۔ سعودی عرب)

اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے کے قواعد

مؤلف: فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)
مترجم شیخ عبداللہ ناصر الرحمانی

پہلا قاعدہ

(اللہ تعالیٰ کی صفات، صفاتِ کاملہ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہے۔)

اللہ تعالیٰ کی صفات، صفاتِ کاملہ ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہے، مثلاً: صفتِ ”الحیۃ“، ”العلم“، ”السمع“، ”البصر“، ”الرحمۃ“، ”العزۃ“، ”الحکمۃ“، ”العلو“ یعنی بلند ہونا۔ ”العظمۃ“ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے صفاتِ کمال ہونے پر قرآن وحدیث، عقل اور فطرت سب دلالت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (النحل: ۶۰)

ترجمہ: (آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی ہی بُری مثال ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تو بہت بلند وصف ہے، وہ بڑا ہی غالب اور با حکمت ہے۔) تو اللہ تعالیٰ کے لئے المثل الاعلیٰ ہے جس سے مراد سب سے اعلیٰ واکمل وصف ہے۔

عقل کی دلالت اس طرح ہے کہ تمام موجودات کا وجود حقیقت ہے، لہذا یقینی طور پر ہر موجود کی کچھ صفات ہوں گی اب وہ صفات یا تو کمال ہیں یا نقص کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا صفاتِ نقص ہونا باطل ہے، کیونکہ (جس ذات کی وہ صفات ہیں) وہ ذاتِ رب کامل ہے جو تمام

عبادات کا مستحق ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے معبود ہونے کا ابطال اس دلیل سے کیا کہ تمام کے تمام عجز نقص کے ساتھ متصف ہیں جیسا کہ فرمایا:

(وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ غَفِلُونَ) (الحقاف: ۵)

ترجمہ: (اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ انکے پکارنے سے محض بے خبر ہوں)

نیز فرمایا: (وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ) (النحل: ۱۲۰)

ترجمہ: (اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں، انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے)

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کا قول پیش کیا جو اپنے باپ پر اس طرح حجت قائم فرما رہے ہیں:

(يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا) (مریم: ۴۲)

ترجمہ: (اے ابا! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکیں)

نیز اپنی قوم پر اس طرح حجت قائم فرما رہے ہیں: (قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝ أَفِ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ) (الانبیاء: ۶۴، ۶۶)

ترجمہ: (کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔ تف ہے تم پر اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی سی بھی عقل نہیں)

پھر حس اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مخلوق کی بھی کچھ صفات، صفاتِ کمال ہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ کی دین اور عطا ہے تو کمال عطا فرمانے والی ذات خود بالا و اعلیٰ کمال کی مستحق اور اس کے ساتھ متصف ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے صفاتِ کمال ہونے پر فطرت کی دلالت بھی موجود ہے، اور وہ اس طرح کی فطرت سلیمہ فطری اور جبلی طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت، تعظیم اور عبادت پر قائم ہے۔ تو پھر یہ جبلت اور فطرت اسی ذات کے لئے محبت، تعظیم اور عبادت بجالائے گی جس کے بارہ میں اسے یقین ہو کہ وہ صفاتِ کمال کے ساتھ متصف ہے، اور وہ صفات ایسی ہیں جو اس کی ربوبیت اور الوہیت کے لائق ہیں۔

جو صفت، صفتِ نقص ہوگی اور کمال سے خالی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ممتنع ہوگی، مثلاً: موت، جہل، نسیان، عاجزی، اندھا پن، بہرا پن وغیرہ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ) (الفرقان: ۵۸)

ترجمہ: (اس ہمیشہ زندہ رہنے والا اللہ تعالیٰ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں)

اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا: (فِي كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى)

ترجمہ: (ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے، نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے) (طہ: ۵۲)

نیز فرمایا: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ) (الفاطر: ۴۴)

ترجمہ: (اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اسے ہر ادے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں)

نیز فرمایا: (أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ط بَلَىٰ وَرُسُلْنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ) (الزخرف: ۸۰)

ترجمہ: (کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے (یقیناً وہ برابر سن رہے ہیں) بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں)

رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا: (انہ أعور وان ربکم لیس بأعور)
ترجمہ: (بے شک دجال کا ناہ ہے اور تمہارا رب کا نا نہیں)

نیز فرمایا: (أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَانكُم لَا تَدْعُونَ أَصْمًا وَلَا غَائِبًا)

ترجمہ: (اے لوگو! پر سکون رہو تم کسی ایسی ذات کو نہیں پکار رہے ہو بھری ہے اور نہ ہی ایسی ذات کو جو غائب ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو شدید عذاب سے دوچار کرنے کی وعید سنائی جو اللہ تعالیٰ کو کسی صفت نقص سے موصوف کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

(وَقَالَتِ الْيَهُودُ دُيُّدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ط) (المائدة: ۶۴)

ترجمہ: (اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی، بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔)

نیز فرمایا: (لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ) (آل عمران: ۱۸۱)

ترجمہ: (یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا قول بھی سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم تو نگر ہیں ان کے اس قول کو ہم لکھ لیں گے۔ اور ان کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی، اور ہم ان سے کہیں گے کہ جلنے والے عذاب چکھو!)

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو باتوں سے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نقائص سے متصف کرتے ہیں اپنی تنزیہ اور پاکیزگی بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ فرمایا: (سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الصافات: ۱۸۰ تا ۱۸۳)

ترجمہ: (پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔ پیغمبروں پر سلام ہے۔ اور سب طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے)

نیز فرمایا: (مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ إِذَا الذَّهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَّا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ) (المؤمنون: ۹۱)

ترجمہ: (نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔ جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں اللہ ان سے پاک (اور بے نیاز) ہے)

واضح ہو کہ کوئی ایسی صفت جو بعض حالات میں صفتِ کمال ہو، اور بعض حالات میں صفتِ نقص ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے حق میں نہ تو مطلق جائز ہوگی، اور نہ ہی مطلق ممتنع ہوگی۔ چنانچہ نہ تو اس کا اللہ تعالیٰ کے حق میں مطلقاً اثبات جائز ہے، اور نہ ہی اسکی اس سے مطلق نفی جائز ہے۔ بلکہ اس سلسلہ میں تفصیل

اختیار کرنی ضروری ہے، اور وہ یہ کہ وہ صفت جس صورت میں صفت کمال ہوگی اس صورت میں اسے اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا جائز ہوگا اور جس صورت میں وہ صفت نقص ہوگی اس صورت میں اس کا اللہ تعالیٰ کے لئے اثبات ممتنع ہوگا۔ مثلاً: صفت مکر، کید، اور خداع (دھوکہ) وغیرہ۔ یہ صفات اس وقت صفات کمال قرار پائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کی جائیں گی جب ان کا استعمال مقابلہ کے طور پر۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب یہ صفات ان لوگوں کے مقابلے میں ذکر ہوں جو اس قسم کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے روار کھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (مثلاً: وہ اللہ تعالیٰ سے مکر، کید یا خداع کا معاملہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی انکے ساتھ مکر، کید یا خداع کا معاملہ فرماتا ہے) یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ اللہ تعالیٰ عاجز نہیں ہے، بلکہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ویسا ہی معاملہ بلکہ اس سے بھی سخت کرنے پر قادر ہے جیسا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور یہ صفات (مکر، خداع وغیرہ) اگر بصورت مقابلہ مذکور نہ ہوں تو پھر یہ صفات نقص ہونگی، جن کا اللہ تعالیٰ کے لئے اثبات ناجائز ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان صفات کو اپنے لئے علی سبیل الطلاق ذکر نہیں فرمایا، بلکہ ان لوگوں کے مقابلے میں ذکر فرمایا جو اس کے یا اس کے رسولوں کے ساتھ اس نوع کا معاملہ روار کھنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ درج ذیل آیات کریمہ ملاحظہ ہوں:

(وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِيْنَ) (الانفال: ۳۰)

ترجمہ: (وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے)

(اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا ۝۱ وَّاَكِيدُ كَيْدًا) (الطارق: ۱۵، ۱۶)

ترجمہ: (البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں۔ اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں)

(وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ وَأُمْلِي لَهُمْ طَائِفَةٌ لَّيْسَ لَهُمْ شِرْكٌ) (الاعراف: ۱۸۲، ۱۸۳)
ترجمہ: (اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کو بتدریج لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر بھی نہیں۔ اور ان کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے)

(إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ) (النساء: ۱۴۲)

ترجمہ: (بے شک منافق اللہ تعالیٰ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے)

(قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ۚ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ) (البقرة: ۱۴، ۱۵)

ترجمہ: (کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے)

واضح ہو کہ ایک صفت (خیانت) ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ خیانت کا معاملہ کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کا معاملہ کرتے ہیں، بلکہ یوں فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کا معاملہ کرتے ہیں اللہ انہیں پکڑے گا۔

ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان: (وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) (الانفال: ۷۱)

ترجمہ: (اور اگر وہ تجھ سے خیانت کا خیال کریں گے تو یہ اس سے پہلے خود اللہ کی خیانت کر چکے ہیں آخر اس نے انہیں گرفتار کر دیا، اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے) اس لئے کہ صفت خیانت ہمیشہ صفت نقص و مذمت ہی رہے گی، کیونکہ خیانت سے مراد مقام امانت میں دھوکہ کرنا ہے۔ یہ صفت مذمت ہے جس کا کسی بھی صورت اللہ تعالیٰ کے لئے اطلاق و استعمال جائز نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بعض عامتہ الناس کا یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ خیانت کا معاملہ فرماتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کرتے ہیں، محض باطل، قابل انکار، اور صریح غلط ہے۔ اس سے رکنا اور رد کرنا واجب ہے۔

دوسرا قاعدہ

صفات باری تعالیٰ کے سلسلہ میں دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا دائرہ، اللہ تعالیٰ کے اسماء کے دائرے سے وسیع ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہر نام کسی صفت کے ضمن پر مشتمل ہوتا ہے جیسا کہ اسماء کے سلسلہ میں قاعدہ نمبر (۲) میں بیان ہو چکا۔

اسکے علاوہ بھی بہت سی صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے افعال سے متعلق ہیں اور اس کے افعال کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اسی طرح اسکے اقوال کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے (لہذا صفات کا باب اسماء کے باب سے کہیں زیادہ وسیع ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) (لقمان: ۲۷)

ترجمہ: (روئے زمین کے) تمام) درختوں کی اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے، بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے)

اور مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت ”الْمُجِی“ اور ”الْإِتِّیَانُ“ جو آنے کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس طرح صفت ”الْإِخْذُ وَالْإِمْسَاكُ وَالْبَطْشُ“ جو پکڑنے کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفات ثابتہ ہیں اور اس جیسی اور اتنی صفات ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔۔۔۔۔ یہ صفات قرآن و حدیث میں ملاحظہ ہوں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَجَاءَ رَبُّكَ) (الفجر: ۲۲) (ترجمہ: تیرا رب خود آجائے گا)

اور فرمایا: (هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ) (البقرة: ۲۱۰)

ترجمہ: (کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں آجائے)

اور فرمایا: (فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ) (الانفال: ۵۲)

ترجمہ: (اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا)

اور فرمایا: (وَيُمْسِكُ السَّمَاءُ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط) (الحج: ۶۵)

ترجمہ: (وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے)

اور فرمایا: (اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ) (البروج: ۱۲)

ترجمہ: (یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے)

اور فرمایا: (يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمْ الْعُسْرَ) (البقرة: ۱۸۵)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں)

اور نبی ﷺ نے فرمایا: (وينزل ربنا الى السماء الدنيا) (متفق علیہ)

ترجمہ: (اور ہمارا رب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے)

ہم ان تمام صفات کو، جس طرح کہ وارد ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرتے ہیں، لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کے نام نہیں بتاتے۔ چنانچہ ان صفات کو سامنے رکھ کے یہ کہنا ناجائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام ”الجبائی“ یا ”الائی یا الاخذ“ یا ”الممسک“ یا ”الباطش“ یا ”المريد“ یا ”النازل“ ہیں۔ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کی جاسکتی ہیں۔ اور ان تمام افعال کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کی جاسکتی ہے۔

تیسرا قاعدہ

(صفاتِ باری تعالیٰ کی دو قسمیں ہیں : ثبوتیہ اور سلبیہ)

صفاتِ ثبوتیہ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول ﷺ کی زبان سے بیان فرمادیا۔ یہ تمام صفات، صفاتِ کمال ہیں، جن میں کسی طرح کا کوئی نقص نہیں ہے جیسے: ”الحیۃ“ ”العلم“ ”القدرة“ ”الاستواء علی العرش“ ”النزول الی السماء“ (یعنی : آسمان کی طرف نزول فرمانا) ”الوجہ“ (یعنی : چہرہ) اور ”الیدین“ (یعنی : دو ہاتھ) وغیرہ۔ ان صفات کو اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقتہً ثابت کرنا واجب ہے ایسی صورت و کیفیت کے ساتھ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لائق ہے، اور اس پر نقلی و عقلی دلیل موجود ہے۔

نقلی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ط وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا) (النساء: ۱۳۶)

ترجمہ: (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول ﷺ پر اور اسکی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں ایمان لاؤ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اسکی فرشتوں سے اور اسکی کتابوں سے اور اسکی رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے، وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جاگرا)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم ہے، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان، اسکی تمام صفات پر ایمان لانے کو متضمن و مشتمل ہے۔ نیز کتاب جو کہ رسول پر نازل ہوئی، پر ایمان لانا، اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات پر ایمان لانے کو متضمن ہے جو اس کتاب میں بیان ہوئیں۔

اور محمد رسول ﷺ پر ایمان لانے کے ضمن میں ہر اس چیز کو قبول کرنا آئیگا جو آپ ﷺ نے اپنے بھیجنے والے کے بارے میں بتائی، اور وہ اللہ رب العزت کی ذات ہے۔

عقلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ان تمام صفات سے متصف ہونے کی خبر دی، اور وہ اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے اور سب سے سچی اور سب سے خوبصورت بات کہنے والا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کے بارہ میں جو بھی خبر دی، اس کا بلا تردد اقرار و اثبات واجب ہے؛ کیونکہ کسی بھی خبر میں تردد تو اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب وہ خبر ایسے شخص سے صادر ہو جس کا جاہل ہونا یا جھوٹا ہونا ممکن ہو، یا پھر وہ ایسا عاجز ہو کہ اسے اپنے مافی الضمیر کو صحیح طریقے سے بیان کرنے پر قدرت نہ ہو، اور یہ تینوں عیب اللہ تعالیٰ کے حق میں ممتنع و محال ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ کی ہر خبر قبول کرنا واجب ہے۔ اور اسی طرح رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے متعلق جو بھی خبر دی اسے بعینہ اسی طرح قبول کرنا واجب ہے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اپنے پروردگار کو جاننے والے، سب سے زیادہ سچی خبر دینے والے، سب سے بڑھ کر خیر خواہی کے جذبات رکھنے والے اور سب سے بڑے فصیح البیان تھے۔

صفات سلبیہ، وہ صفات ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے نفی فرمادی، اس نفی کا ذکر کتاب اللہ میں یا سنت رسول اللہ ﷺ میں موجود ہے۔ یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کے حق میں صفات نقص ہیں، مثلاً موت، نیند، جہل، نسیان، عجز، تعب (تھکاوٹ) وغیرہ۔ ان تمام صفات کی اللہ تعالیٰ سے نفی کرنا ضروری ہے اور وہ اس طرح کہ جو ان کی ضد ہے، ان کا اللہ تعالیٰ کے لئے کامل و اکمل طریقہ سے ثابت ہونے کا ایمان رکھا جائے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے جس صفت کی نفی فرمائی، اس سے مراد اس صفت کے منفی ہونے کا بیان ہے، اس لئے کہ اس صفت کی ضد اللہ تعالیٰ کے لئے بطریق کامل ثابت ہے۔

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذات سے اگر کسی صفت کی نفی فرمائی تو اس سے مجرد نفی مراد نہیں ہے؛ کیونکہ کسی صفت کی خالی نفی کر دینا کمال نہیں ہے، کمال تب ہوگا جب اس نفی کے ضمن میں ایسی حقیقت ہو جو کمال پر دلالت کر رہی ہو۔ مجرد نفی تو عدم ہے اور عدم تو لاشیٰ ہے چہ جائیکہ کسی کمال پر قائم ہو، پھر بعض اوقات کسی سے کسی صفت کی نفی اس لئے بھی کیجاتی ہے کہ اس چیز میں اس صفت کے رکھنے کی قابلیت و صلاحیت ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً: اگر آپ یوں کہیں: دیوار ظلم نہیں کرتی۔ تو یہ نفی دیوار کے لئے کسی کمال کا باعث نہیں ہے۔ بعض اوقات کسی شخص سے کسی صفت کی نفی اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ وہ شخص اس صفت کے قائم رکھنے سے عاجز ہے، تو یہ اس شخص کے حق میں نقص ہوگا۔ جیسے کسی شاعر نے کہا:

قبيلتهم لا يغدرون بذمة ولا يظلمون الناس حبة خردل

ترجمہ: ان کا قبیلہ کسی عہد میں غدر نہیں کرتا اور نہ ہی لوگوں پر ایک رائی کے دانے برابر ظلم کرتا ہے۔

اس قبیلے سے عذر یا ظلم کی نفی اس لئے کی کہ ان میں اتنی جرأت و ہمت ہی نہیں کہ وہ یہ کام کر سکیں تو یہ نفی ان کے حق میں نقص ہی ظاہر کر رہی ہے نہ کہ ان کی تعریف۔ ایک اور شاعر نے کہ:

لكن قومي وان كانو ذوى عدد ليسوا من الشرفى شئ وان هانا

ترجمہ: لیکن میری قوم اگرچہ وہ تعداد میں اچھی خاصی ہے، مگر لڑنے میں کچھ بھی نہیں، خواہ لڑائی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ (یہاں بھی اس قوم سے لڑائی کی نفی ان کی تعریف پر دلالت نہیں کر رہی بلکہ شاعر کا کہنا یہ ہے کہ ان میں لڑنے کی ہمت و طاقت ہی نہیں۔ تو گویا یہ نفی ان کے حق میں نقص ہے جو ان کی کمزوری پر دلالت کر رہی ہے۔)

(بہر حال اللہ تعالیٰ سے کسی صفت کی نفی کا معنی تب ہی مکمل ہوگا جب اس منفی صفت کی ضد بطریق کمال اس کے لئے ثابت کی جائے)
اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ) (الفرقان: ۵۸)

ترجمہ: (اس ہمیشہ زندہ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں) (الفرقان: ۵۸)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ سے صفت موت کی نفی ہے لیکن اس طرح کہ اسکی ضد یعنی (حیات) اس ذاتِ وحدہ لا شریک لہ کے لئے ثابت ہے۔
تو موت کی نفی اسلئے ہے کہ وہ کمالِ حیات کی صفت سے متصف ہے۔

ایک اور مثال: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا) (الکھف: ۴۹) ترجمہ: (تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا)

یہاں تو اللہ تعالیٰ سے صفتِ ظلم کی نفی ہے، اور یہ نفی اسلئے ہے کہ وہ ذات، ظلم کی ضد یعنی کمالِ عدل کی صفت سے متصف ہے۔

تیسری مثال: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ) (الفاطر: ۴۴)

ترجمہ: (اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرادے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں)

یہاں اللہ تعالیٰ سے صفتِ عجز کی نفی ہے، اسلئے کہ وہ ذاتِ عجز کی ضد یعنی کمالِ علم اور کمالِ قدرت کی صفت سے متصف ہے۔

اسلئے آیت کے آخر میں فرمایا: (إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا) (الفاطر: ۴۴)

ترجمہ: (وہ بڑے علم والا بڑی قدرت والا ہے)

کیونکہ عجز کا سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ بندہ اسبابِ ایجاد سے ناواقف ہوتا ہے یا اسباب سے تو آگاہ ہوتا ہے قدرتِ ایجاد نہیں پاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ تو کمالِ علم اور کمالِ قدرت کی صفات سے متصف ہے۔ لہذا اسے آسمان و زمین کی کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

چوتھا قاعدہ

(صفاتِ ثبوتیہ، صفاتِ مدح و کمال ہیں)

صفاتِ ثبوتیہ، صفاتِ مدح و کمال ہیں۔ یہ صفات جس قدر زیادہ ہوں گی اور ان کی دلالت میں جس قدر تنوع ہوگا اس قدر ان صفات کے موصوف کا کمال ظاہر ہوگا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذات کے بارہ میں جن صفاتِ ثبوتیہ کی خبر دی ہے وہ صفاتِ سلبیہ سے کہیں زیادہ ہیں، قرآن و حدیث کا علم رکھنے والوں کو یہ بات بخوبی معلوم ہے۔ صفاتِ ثبوتیہ کا ذکر تو جا بجا ملتا ہے، مگر صفاتِ سلبیہ کا ذکر غالباً مندرجہ ذیل احوال میں کیا جاتا ہے۔

(۱) جہاں اللہ تعالیٰ کے عمومِ کمال کا ذکر مقصود ہو، جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) (الشوریٰ: ۱۱)

ترجمہ: (اس جیسی کوئی چیز نہیں) اور یہ فرمان: (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) (الاخلاص: ۴) ترجمہ: (نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)

(۲) صفاتِ سلبیہ کے ذکر کا دوسرا مقام یہ ہے کہ جھوٹے لوگ اللہ تعالیٰ کے حق میں جو غلط باتیں منسوب کرتے ہیں ان کی نفی مقصود ہو۔۔۔۔۔ جیسے

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا ۖ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا) (مریم: ۹۱، ۹۲)

ترجمہ: (کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھیں۔ شانِ رحمن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے)

(۳) صفاتِ سلبیہ کے ذکر کا تیسرا مقام یہ ہے کہ کسی امرِ معین کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے کمال میں کسی قسم کے نقص کا وہم پیدا ہو رہا ہو تو اس وہم

کے دفع و ازالہ کے لئے صفتِ سلبیہ ذکر کی جاتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان: (وَمَا خَلَقْنَا السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِلْعَبِثِينَ) (الدخان: ۳۸)

ترجمہ: (ہم نے زمین اور آسمان اور اس کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا)

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ) (ق: ۳۸)

ترجمہ: (یقیناً ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو) صرف) چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں تھکان نے چھواتک نہیں)

پانچواں قاعدہ

اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ کی دو قسمیں ہیں

۱: صفات ذاتیہ ۲: صفات فعلیہ

صفات ذاتیہ : وہ صفات ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے متصف ہے، اور ہمیشہ متصف رہے گا۔ جیسے ”العلم، القدرة، السمع، البصر، العزّة، الحکمة، العلو، العظمتہ“ ان میں سے کچھ صفات خبریہ ہیں، جیسے ”الوجه (چہرہ) الیدین (دو ہاتھ) العینین (دو آنکھیں)“

صفات فعلیہ : وہ صفات ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مشیت و چاہت سے ہے۔ چاہئے وہ کرے اور چاہے نہ کرے۔ مثلاً ”عرش پر مستوی ہونا یا آسمان دنیا پر نزول فرمانا۔“

اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہے جو ذاتی بھی ہو سکتی ہیں اور فعلی بھی، مثلاً: صفت کلام: یہ صفت باعتبار اصل صفت ذاتیہ ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے متکلم ہے، اور ہمیشہ متکلم رہے گا، لیکن کسی کلام کے کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے یہ صفت فعلیہ ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام فرمانا اس کی مشیت کے تابع ہے، جب چاہے، جو چاہے کلام فرمالے (اس لحاظ سے صفت فعلیہ ہوئی) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ)

ترجمہ: (وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا) کافی ہے کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتی ہے) (یس: ۸۲)

اللہ تعالیٰ کی ہر وہ صفت جس کا تعلق اس کی مشیت سے ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تابع ہے، یہ حکمت کبھی تو ہمیں معلوم ہوتی ہے، اور کبھی ہم اس کی معرفت و ادراک سے عاجز ہوتے ہیں، البتہ کامل یقین کی حد تک یہ علم ضرور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کی مشیت فرمانا اس کی حکمت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی نکتہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے: (وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا) (الانسان: ۳۰)

ترجمہ: (اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے، بیشک اللہ تعالیٰ علم والا با حکمت ہے)

چھٹا قاعدہ

اللہ تعالیٰ کی صفات کے اثبات کے سلسلہ میں دو انتہائی خطرناک اعتقادی گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔ (۱) تمثیل (۲) تکلیف

تمثیل: سے مراد بندے کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو صفات ثابت ہیں وہ مخلوقات کی صفات کے مماثل ہیں۔ یہ عقیدہ بدلیل نقل و عقل باطل ہے۔

نقلی دلیل: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) (الشوریٰ: ۱۱) ترجمہ: (اس جیسی کوئی چیز نہیں)

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ) (الاحقاف: ۱۷)

ترجمہ: (تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا؟ کیا تم بالکل نہیں سوچتے)

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا) (مریم: ۶۵)

ترجمہ: (کیا تیرے علم میں اس کا ہم نام ہم پلہ اور بھی ہے؟)

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) (الاحقاف: ۱۷)

ترجمہ: (اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)

عقلی دلیل: عقلی دلیل کئی وجوہ سے ہے۔

پہلی وجہ: یہ کہ بدھتہ و ضرورتہ یہ بات معلوم ہے کہ خالق و مخلوق کی ذات میں بڑا فرق اور تباین ہے۔ اور ذات کا یہ فرق صفات کے فرق کو مستلزم ہے۔ کیونکہ صفت ہمیشہ اپنے موصوف کے لائق شان ہوتی ہے۔ صفات کا یہ فرق مختلف الذات مخلوقات میں نمایاں نظر آتا ہے، چنانچہ ایک اونٹ کی

قوت، ایک چیونٹی کی قوت سے مختلف ہے۔ تو جب مختلف مخلوقات صفات کے لحاظ آپس میں فرق رکھتی ہیں حالانکہ ممکن الوجود اور حادث ہونے میں سب مشترک ہیں تو پھر خالق اور مخلوق کی صفت میں پایا جانے والا فرق کتنا واضح اور قوی ہوگا۔

دوسری وجہ: یہ کہ وہ رب جو پوری کائنات کا خالق ہے اور تمام وجوہ سے کامل و اکمل ہے اپنی صفات میں اس مخلوق کے مشابہ کیسے ہو سکتا ہے جو اس کی مربوب ہے۔ محض ناقص ہے اور اپنی تکمیل میں اس کی محتاج ہے۔ مشابہت کا یہ عقیدہ خالق کائنات کے حق میں تنقیص کے مترادف ہوگا؛ کیونکہ کامل کو ناقص سے تشبیہ دینا، اس کامل کو ناقص قرار دینا ہے۔

تیسری وجہ: یہ ہے کہ ہم مختلف مخلوقات کی بعض ایسی صفات کا مشاہدہ کرتے ہیں جو نام کی حد تک متفق ہوتی ہیں مگر ان کی حقیقت و کیفیت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ مثلاً: انسان کا بھی ہاتھ ہے اور ہاتھی کا بھی ہاتھ ہے، لیکن انسان کا ہاتھ ہاتھی کے ہاتھ جیسا نہیں ہے۔ انسان کی قوت و طاقت اونٹ کی قوت جیسی نہیں ہے۔ حالانکہ نام ایک ہی ہے، یہ بھی ہاتھ ہے اور وہ بھی ہاتھ ہے۔ یہ بھی قوت ہے اور وہ بھی قوت ہے۔ مگر دونوں کی کیفیت اور وصف میں بڑا فرق ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ نام کے ایک ہونے سے حقیقت ایک نہیں ہو جاتی۔

واضح ہو کہ تمثیل کا جو معنی ہم نے بیان کیا، اسی معنی میں لفظ تشبیہ بھی استعمال ہوتا ہے، لیکن بعض علماء نے دونوں لفظوں میں فرق بیان کیا ہے۔ ان کے نزدیک تمثیل سے مراد تمام صفات میں برابری پیدا کرنا، جبکہ تشبیہ سے مراد اکثر صفات میں برابری پیدا کرنا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات کے باب میں نفی تمثیل زیادہ بہتر ہے تا کہ قرآن حکیم کی موافقت حاصل ہو جائے یعنی فی قولہ تعالیٰ:

(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ)

تکلیف : سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان کرنا، یعنی بندے کا یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت اس طرح اور اس طرح ہے۔
 اس کیفیت کو کسی مماثل کے ساتھ مقید نہ کرے (کیونکہ مماثل کے ساتھ مقید کرنا تمثیل کہلاتا ہے)
 اللہ تعالیٰ کی صفات کے سلسلہ میں کیفیت بیان کرنے کا عقیدہ بھی بدلیل نقل و عقل باطل ہے۔
 نقلی دلیل : اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا) (طہ: ۱۱۰)

ترجمہ: (مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا)

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: (وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا) (الاسراء: ۳۶)
 ترجمہ: (جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔)
 یہ بات معلوم ہے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت کا کوئی علم نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی صفات کی خبر تو دی ہے، لیکن صفات کی کیفیت نہیں بتلائی، لہذا ہمارا اپنی طرف سے کیفیت بیان کرنا ایک ایسی بے مقصد گفتگو قرار پائے گا جس کا نہ تو ہمیں علم ہے اور نہ ہی ہمارے لئے اس کا احاطہ ممکن ہے۔

عقلی دلیل : یہ ہے کہ ایک شے کی صفات کی کیفیت کی معرفت تب ہی ممکن ہو سکتی ہے جب اس کی ذات کی کیفیت کا علم ہو یا اس ذات کی کیفیت کا علم تو نہ ہو لیکن اس کی کسی ہم مثل و مساوی شے کا علم ہو، اور یا پھر کسی خبر صادق کے ذریعہ وہ کیفیت بتادی جائے، اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت کے بارے میں یہ سارے طرق منفي ہیں، لہذا ان صفات کی کیفیت بیان کرنے کا عقیدہ قطعاً و حتماً باطل ہو گیا۔

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی کس کیفیت کو ذہن میں بٹھاؤ گے؟؟؟ سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی جو بھی کیفیت تمہارے ذہن میں ہو، اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بڑا عظمت و جلالت والا ہے۔ تو پھر لامحالہ جو کیفیت اپنے ذہن میں لاؤ گے تم اس میں جھوٹے ہو گے، کیونکہ تمہارے پاس کیفیت کا کوئی علم نہیں ہے، لہذا ضروری ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی تکلیف سے یکسر باز آ جائے، نہ اس کی کیفیت کا دل میں تصور لائے، نہ زبان سے بیان کرے، نہ قلم سے تحریر کرے۔

یہی وجہ ہے کہ جب امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے استواء علی العرش کی کیفیت کیا ہے؟ تو (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے) آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور پیسنے میں شرا بور ہو گئے، پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا استواء علی العرش معلوم ہے، لیکن کیفیت معلوم نہیں، اس پر ایمان لانا واجب ہے اور کیفیت کا سوال کرنا بدعت ہے۔ اے امام مالک رحمہ اللہ کے شیخ ربیعہ سے بھی اس طرح کا قول منقول ہے یعنی: استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت غیر معلوم ہے۔

تو جب صفات کیفیت شریعت نے بیان نہیں کی، اور ہماری عقل میں بھی یہ کیفیت نہیں آ سکتی تو پھر تکلیف صفات سے گریز ضروری ہو گیا۔ لہذا کیفیت بیان کرنے، یا اس قسم کی کوئی بھی کوشش کرنے سے بچو۔ اور اچھی طرح بچو اور جان لو کہ اگر تم نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو ایک ایسے خطرناک صحراء میں داخل ہو جاؤ گے جس سے خلاصی اور چھٹکارے کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔ اور اگر بھی کیفیت صفات کا کوئی خیال دل میں پیدا ہو تو سمجھ جاؤ کہ شیطان اپنا وار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، فوراً اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ولا چار ہو جاؤ کہ وہ تمہارا مرکز پناہ ہے، اور اس کے بعد وہی کچھ کرتے جاؤ جو اللہ تعالیٰ حکم دے کہ وہ بہترین طبیب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (فصلت: ۳۶)
ترجمہ: (اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا ہے)

ساتواں قاعدہ

(اللہ تعالیٰ کی تمام صفات توقیفی ہیں، جن کے اثبات میں عقل کو کوئی دخل حاصل نہیں)

لہذا ہم اللہ تعالیٰ کے لئے صرف ان صفات کو ثابت کریں گے جن کے اثبات پر کتاب و سنت کی دلیل موجود ہو۔

اللہ تعالیٰ کی صرف وہی صفت بیان کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیان فرمادی، یا رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادی، اس سلسلہ میں قرآن و حدیث سے تجاوز جائز نہیں ہوگا۔ (اسماء کے سلسلہ میں قاعدہ نمبر (۵) دیکھیے)

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت کے اثبات کے لئے قرآن و حدیث میں تین صورتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی صفت صراحت کے ساتھ بیان ہو۔ مثلاً: صفت ”العزّة، الرحمة، البطش، الوجه، اور الیدین“ وغیرہ

(۲) دوسرا طریقہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مذکور ہوں، ان اسماء کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی صفت ہوتی ہے۔ مثلاً: ”الغفور“ اللہ تعالیٰ کا اسم ہے اور

اس کے ضمن میں صفت مغفرت ہے۔ اسمیع: اللہ تعالیٰ کا اسم ہے اور اسکے ضمن میں صفت سمع ہے (اس سلسلے میں اسماء کا قاعدہ نمبر ۳ دیکھئے)

(۳) تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل یا وصف مذکور ہو جو اللہ تعالیٰ کی صفت پر دلالت کرتا ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا استواء علی العرش یا اللہ تعالیٰ کا

آسمان دنیا کی طرف نزول فرمانا یا اللہ تعالیٰ کا مجرمین سے انتقام لینا۔

اللہ تعالیٰ کے مذکورہ تمام افعال و صفات بالترتیب درج ذیل نصوص سے ثابت ہو رہے ہیں

(اور یہ تمام افعال و صفات اللہ تعالیٰ کی صفات کو متضمن ہیں۔) (الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى) (طہ: ۵): ترجمہ: (جو رحمن ہے، عرش پر قائم ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ينزل ربنا الى السماء الدنيا) ترجمہ: (ہمارا رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا) (الفجر: ۲۲) ترجمہ: ((تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر) آجائیں گے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ) (السجدة: ۲۲) ترجمہ: (یقین مانو) کہ ہم گھنگاروں سے انتقام لینے والے ہیں)۔

ابو عدنان محمد منیر قرنوا اب الدین حفظہ اللہ

المعنى: اسم «الله» دالٌّ على كونه مألوهًا معبودًا، تألهه الخلائق محبة، وتعظيمًا، وخضوعًا، وفزعًا إليه في الحوائج والنوائب، وهو الاسم الجامع لمعاني أسماء الله الحسنى.

الورود: ورد في القرآن (٢٧٢٤) مرة.

الشاهد: ﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ [طه: ١٤].



Allah

الله

یہ اسم اعظم ہے جس کا مترادف نہیں

Glorified and
Exalted Be He

معنی: اللہ کا نام (اللہ) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ وہ ہے جسکی بندگی اور عبادت کی جاتی ہے۔ جسے مخلوق محبت، تعظیم اور خضوع کے طور پر پوجتی ہے، اور ضروریات و مصائب کے وقت اسی کی طرف دوڑتی ہے۔ اور اللہ کا یہ نام اس کے دیگر خوبصورت ناموں کے معانی کا جامع ہے۔

قرآن میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۲۷۲۴) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

شاہد: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: ۱۴)۔
ترجمہ: ”میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔“

Meaning: The word 'Allah', the proper name of God, indicates that Allah is the true God who alone deserves to be worshipped, whom all creatures worship out of love, praise His greatness, revere Him and turn to Him in times of need and adversity. In fact, this name comprises all the meanings of His beautiful names.

Occurrence: 2724 times.

Evidence: "Surely I am Allah, there is no god but I; therefore, worship Me and keep up prayer for My remembrance." (Surat Taa Haa, 20:14)



Ar-Rabb

پروردگار - پالنےہار

The Lord

المعنى: الخالق المالك المدبّر، المربّي جميع خلقه بنعمه، ويُرَبِّي أوليائه بما يُصلح قلوبهم، ولا يجوز إطلاق اسم الرب على غير الله تعالى إلا مضافاً، كرب الأسرة.

الورود: ورد في القرآن (٩٠٠) مرة.

الشاهد: ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ [الفاتحة: ١].

معنى: پیدا کرنے والا۔ مالک۔ تدبیر کرنے والا۔ اپنی نعمتوں کے ذریعے تمام مخلوق کی تربیت کرنے والا۔ اسکے علاوہ وہ اپنے دوستوں کی تربیت اس چیز سے کرتا ہے، جس سے ان کے دل سدھر جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس نام کا اطلاق کسی غیر اللہ پر کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ کسی چیز کی طرف نسبت ہو تو جائز ہے جیسے رب الأسرة (خاندان کا سربراہ)۔

قرآن میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۹۰۰) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

شاهد: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)۔

ترجمہ: ”ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو دونوں جہانوں کا پالنےہار ہے۔“ (سورة الفاتحة: ۱)

Meaning: He is the creator, the owner and disposer of all affairs who bestows His blessings upon His creatures and looks after His righteous servants by setting their hearts aright. This name must not be attributed to other than Allah, Exalted be He. However, when used to refer to other than Allah, it is always used in the genitive case, to mean ‘the owner or proprietor of something’, such as rabb al-‘usrah; that is, the head of the family.

Occurrence: 900 times.

Evidence: “All praise is due to Allah, the Lord of the worlds.”

(Surat Al-Faatihah: 1:2)

المعنى: الفرد الذي لم يزل وحده ولم يكن معه آخر، المتفرد في ذاته، وصفاته وأفعاله، وربوبيته وإلهيته، المستحق للعبادة وحده.

الورود: ورد اسم الواحد (٢٢) مرة، أما اسم الأحد فورد مرة واحدة.

الشاهد: ﴿ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ [الرعد: ١٦]، ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ [الإخلاص: ١].

معنى: وہ تنہا ہے جو ہمیشہ سے تنہا تھا اور نہ اس کے ساتھ کوئی تھا۔ جو اپنی ذات، صفات، افعال، رب ہونے اور معبود ہونے میں منفرد ہے۔ وہ صرف اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔
قرآن میں اس نام کا ذکر: اللہ کا نام (الواحد) قرآن کریم میں (۲۲) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ اور اس کا نام (الاحد) ایک مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

شاهد: ﴿ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (سورة الرعد: ١٦)۔

ترجمہ: ”اور وہ تنہا زبردست ہے۔“ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)۔ (سورة الاخلاص: ١)۔
ترجمہ: ”آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔“

Meaning: He is, and has always been, one, without anyone else with Him. He is unique and there is no one like Him in His being, just as He is unique in His attributes, actions and Lordship. He is the only One who deserves to be worshipped.

Occurrence: Al-Waahid: 22 times; Al-Ahad: once.

Evidence: “He is the One, the Supreme and Irresistible.” (Surat Ar-Ra’d, 13:16);

“Say, ‘He is Allah, the One and Only.’” (Surat Al-Ikhlaas, 112:1)



Al-Waahid
Al-Ahad

تنہا، یگانہ، یکتا

The Only One,
The One And Only



Ar- Rahmaan

Ar- Raheem

نہایت رحم والا

بہت بڑا مہربان

The Most Gracious,
The Most Merciful

المعنى: يدل الاسمان على الرحمة الشاملة لجميع الخلائق بإيجادهم وإمدادهم، وعلى الرحمة الخاصة بالمؤمنين في الدنيا والآخرة.

الورود: ورد اسم الرحمن (٥٧) مرة، أما اسم الرحيم فورد (١٢٣) مرة.

الشاهد: ﴿الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ﴾ [الرحمن: ١-٢]، ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [المزمل: ٢٠].

معنى: اللہ تعالیٰ کے یہ دو نام اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسکی رحمت تمام مخلوق کو شامل ہے انہیں پیدا کر کے اور انہیں پھیلا کر۔ اسکے علاوہ یہ نام اس خاص رحمت پر بھی دلالت کرتے ہیں جو مؤمنین کیلئے دنیا اور آخرت میں خاص ہے۔

قرآن میں اس کا ذکر: اللہ کا نام (الرحمن) قرآن کریم میں (٥٧) مرتبہ وارد ہوا ہے۔ جبکہ اس کا نام (الرحيم) (١٢٣) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

شاہد: الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ (سورة الرحمن: ١-٢)۔ ترجمہ: ”رحمن جس نے قرآن سکھایا“۔ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورة المزمل: ٢٠)۔ ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے“۔ الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بہت بخشش کرنے والا ہے۔ بڑا مہربان ہے (سورة فاتحہ ١-٢)

Meaning: These two names indicate (a) Allah's comprehensive mercy which He shows to all His creation without exception by creating them and providing for them, and (b) the particular mercy that He has exclusively for the believers, both in this life and in the hereafter.

Occurrence: Ar-Rahmaan: 57 times; Ar-Raheem: 123 times.

Evidence: "The Most Gracious has taught the Qur'an." (Surat Ar-Rahmaan, 55:1-2)

المعنى: الذي لا يموت، وحياته - سبحانه - أكمل الحياة، تستلزم جميع صفات الكمال، وتنفي أضدادها من جميع الوجوه، وكمال حياته يستلزم أن لا تأخذه سنة ولا نوم.

الورود: ورد في القرآن (٥) مرات.

الشاهد: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ [البقرة: ٢٥٥].

معنى: جسے موت نہیں آئے گی اور اسکی زندگی مکمل ترین زندگی ہے، جو تمام قسم کی صفات کمال کو لازم ہے اور صفات کمال کی ضد کو ہر طرح سے نفی کرتی ہے۔ اور اسکی کمال حیات کا تقاضا یہ ہے کہ اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٥) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (سورة البقرة: ٢٥٥)۔

ترجمہ: ”اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ زندہ ہے سب کو تھا منے والا ہے۔“

Meaning: He is the One who will remain and will never die. His Life is perfect in every sense, which requires all perfect attributes and negates all their opposites in every sense. This perfect attribute requires that neither sleep nor slumber overtake Him.

Occurrence: 5 times.

Evidence: "Allah, there is no god by He, the Ever Living, the All-Sustainer." (Surat Al-Baqarah, 2:255)



Al-Hayy

ہمیشہ زندہ رہنے والا

The Ever-living



Al-Qayoom

ہمیشہ قائم رہنے والا

The All-Sustainer

المعنى: الذي قام بنفسه فلم يحتج إلى أحد، وقام كل شيء به، فكل ما سواه محتاج إليه بالذات.

الورود: ورد في القرآن (٣) مرات.

الشاهد: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ [البقرة: ٢٥٥].

معنى: جو خود بخود قائم ہوا اور کسی کا محتاج نہیں۔ اور ہر چیز اسی کے ذریعے قائم ہے۔ اس کے علاوہ ہر چیز ذاتی طور پر اس کی محتاج ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (سورة البقرة: ٢٥٥)۔

ترجمہ: ”اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ وہ زندہ ہے سب کو تھا منے والا ہے۔“

Meaning: He is the Self-Sufficient Master who is not in need of anyone; everything exists because of Him and everything other than Him needs Him and totally depends on Him.

Occurrence: 3 times.

Evidence: “Allah, there is no god by He, the Ever Living, the All-Sustainer.” (Surat Al-Baqarah, 2:255)



*Al-Awwal
Al-Aakhir*

سب سے پہلے
سب کے بعد

The First
The Last

المعنى: الأول: الذي ليس قبله شيء، وكل ما سواه كائن بعد أن لم يكن، و(الآخر): الباقي، الذي لا انتهاء لوجوده، وليس بعده شيء.

الورود: ورد الاسمان مرة واحدة في القرآن الكريم.

الشاهد: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الحديد: ٣].

معنى: الأول: جس سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ اور اس کے علاوہ ہر چیز اسکے بعد وجود میں آئی ہے۔ جبکہ وجود میں آنے سے پہلے وہ چیز نہ تھی

الآخر: ہمیشہ باقی، جس کے وجود کی انتہاء نہیں ہے۔ اور اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: ان دوناموں کا ذکر قرآن کریم میں ایک مرتبہ ہی آیا ہے۔

شاهد: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾۔ (سورة الحديد: ١٣)

ترجمہ: ”وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔“

Meaning: Al-Awwal (The First): There was nothing before Him, and everything other than Him He brought into existence from absolutely nothing. Al-Aakhir (the Last): There is nothing after Him and, being Infinite, He will exist for all eternity.

Occurrence: once.

Evidence: “He is the First and the Last, the Outward and the Inward; and He has full knowledge of all things.” (Surat Al-Hadeed, 57:3)



Adh-Dhaahir Al-Baatin

ظاھر
پوشیدہ

The Outward,
The Inward

المعنى: الظاهر على كل شيء، والعالي فوق كل شيء، فلا شيء أعلى منه، والباطن الأقرب إلى جميع الأشياء باطلاعه على السرائر والخفايا ودقائق الأشياء، فليس دونه شيء.

الورود: ورد الاسمان مرة واحدة في القرآن الكريم.

الشاهد: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الحديد: ٣].

معنى: الظاهر: وہ ہر چیز پر ظاہر ہے۔ اور ہر چیز کے اوپر ہے۔ اس سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں ہے۔

الباطن: جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی اور باریک چیزوں کا علم رکھتے ہوئے ہر چیز کے نزدیک ہے۔ اس سے ہٹ کر مخفی کوئی چیز نہیں ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: ان دونوں ناموں کا ذکر قرآن کریم میں صرف ایک ہی مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾۔ (سورة الحديد: ٣)

ترجمہ: ”وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔“

Meaning: Adh-Dhaahir (the Outward) is the Most Great who is above everything and nothing is above Him. Al-Baatin is the One who is nearest to everything and everyone due to His full awareness of all secrets, and what is yet more hidden.

Occurrence: Both names occur only once.

Evidence: “He is the First and the Last, the Outward and the Inward; and He has full knowledge of all things.” (Surat Al-Hadeed, 57:3)



Al-Waarith

حقیقی وارث ہونیوالا

The Inheritor

المعنى: الباقي بعد فناء الخلق والمسترد أملاكهم وموارثهم بعد موتهم، ولم يزل الله باقياً مالِكاً للأشياء كلها يورثها من يشاء، ويستخلف فيها من أحب.

الورود: ورد في القرآن (٣) مرات.

الشاهد: ﴿وإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ﴾ [الحجر: ٢٣].

معنى: مخلوق کے فناء ہونے کے بعد باقی رہنے والا۔ اور موت کے بعد ان کی املاک اور وراثت کو لوٹانے والا۔ اللہ ہمیشہ سے باقی ہے اور تمام چیزوں کا مالک ہے۔ جسے چاہتا ہے ان کا وارث بنا دیتا ہے اور جس سے محبت کرتا ہے اسے ان کا خلیفہ بنا دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۳) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ﴾ (سورة الحجر: ٢٣)۔

ترجمہ: ”اور ہم ہی زندگی دینے والے ہیں اور موت دینے والے اور ہم ہی وارث ہیں۔“

Meaning: The One who will ever remain after the creation perishes. He is the One who will repossess whatever He has granted them after their death. He is, and has always been, the owner of everything which He bequeaths to whomever He wills and gives to whomever He likes.

Occurrence: 3 times.

Evidence: “It is We who give life and cause to die, and We are the Inheritor.” (Surat Al-Hijr, 15:23)



Al-Quddoos

پاک و بے عیب

The Holy

المعنى: الطاهر من كل عيب، المنزه المبرأ من كل شر ونقص، لأنه موصوف بصفات الجلال والكمال.

الورود: ورد مرتين في القرآن الكريم.

الشاهد: ﴿الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ [الجمعة: ١].

معنى: جوہر عیب سے پاک ہے۔ ہر قسم کے شر اور نقص سے پاک اور مبرا ہے۔ کیونکہ وہ عظمت و کمال والی صفات سے متصف ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔ (سورة الجمعة: ١)۔

ترجمہ: ”جو مالک ہے پاک ہے زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔“

Meaning: He is free of any imperfection, and evil is not attributed to Him, for all perfect and sublime attributes belong to Him.

Occurrence: twice.

Evidence: "...The Sovereign Lord, the Holy, the Exalted in Mighty, the All-Wise." (Surat Al-Jumu'ah, 62:1)

المعنى: المبرأ من النقائص والشريك، وكل ما لا يليق بالإلهية، الذي تُسبِّحه وتقدِّسه الخلائق و تنزهه عن كل سوء، لكمال أسمائه وصفاته وجمالها.

الورود: لم يرد في القرآن الكريم، وورد في السنة.

الشاهد: في أذكار الركوع والسجود، (سبوح قدوس رب الملائكة والروح). (أخرجه مسلم).

معنى: جوہر قسم کے نقائص اور شریک سے مبرا ہے۔ اور ہر اس چیز سے پاک ہے جو معبود کے لائق نہیں۔ جس کی تسبیح اور تقدیس تمام مخلوقات بیان کریں۔ اور ہر قسم کی برائی سے اسے پاک کریں۔ کیونکہ اس کے نام اور صفات کامل و خوبصورت ہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں تو نہیں آیا ہے۔ تاہم حدیث میں آیا ہے۔

شاهد: رکوع اور سجود کے اذکار میں ہے: سبوح قدوس رب الملائكة والروح (صحیح مسلم: ۴۸۷، ابوداؤد: ۸۷۲، صحیح ابن حبان: ۱۸۹۹)۔ **ترجمہ:** ”مبرا اور پاک ذات۔ فرشتوں اور روح کا رب ہے۔“

Meaning: Allah is free of any imperfection and anything that does not befit His majesty and the One who has no partners. All creation glorifies and declares Him free of any imperfection due to His perfect and beautiful names and attributes.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: 'Aa'ishah, may Allah be pleased with her, narrated that the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, used to say in his bowing and prostration while praying, Subbuhun quddusun, rabb-ul-malaa'ikati warrooh "[You are] the Supremely glorified, the Holy. [You are] the Lord of the angels and of Jibreel." (Reported by Muslim)



As-Subbooh

ہر عیب سے منزہ و پاک

The Supremely
Glorified



As-Salaam

سلامتی دینے والا

The Flawless,
The Source
of Peace

المعنى: الذي سلم من العيوب والنقائص لكماله وكمال صفاته وأفعاله، وهو الذي يؤمن الخلائق وحده ويسلمهم.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ﴾ [الحشر: ٢٣].

معنى: جوہر قسم کے عیوب اور نقائص سے محفوظ ہے۔ کیونکہ وہ کامل ہے اور اس کی صفات اور افعال بھی کامل ہیں۔ جو تمام مخلوق کو تنہا امن فراہم کرتا ہے اور ان کو محفوظ رکھتا ہے۔
قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں صرف (۱) مرتبہ آیا ہے۔
شاہد: الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ۔ (سورة الحشر: ۲۳)۔
ترجمہ: ”جو مالک ہے اور پاک ہے اور محفوظ ہے ہر قسم کے عیب سے۔“

Meaning: Allah is free of any imperfection in His Being, names, attributes and actions. He is also the One who grants peace and security to all his creation.

Occurrence: once.

Evidence: “He is Allah; there is none worthy of worship except for Him; the Sovereign, the Holy, the Source of Peace, the Granter of Security...” (Surat Al-Hashr, 59:23)



Al-Mu'Min

امن میں رکھنے والا

The Granter
of Security

المعنى: الذي يصدق نفسه بدلائل توحيده ويصدق رسله وأتباعهم، وهو الذي يؤمن عبده من ظلمه، ويؤمن عباده المؤمنين بما يشرع لهم من الأحكام، وبما يجدونه في قلوبهم من الطمأنينة والآنس، ويذهب ما يعترضهم من الخوف إذا لجؤوا إليه في الدنيا ويوم الفزع الأكبر.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ﴾ [الحشر: ٢٣].

معنى: وہ ذات جو توحید کے دلائل سے اپنے نفس کی تصدیق کرے۔ اور رسولوں اور ان کے تابعداروں کی تصدیق کرے۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کو اپنے ظلم سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اپنے مؤمن بندوں کو اس چیز کے ذریعے سے محفوظ رکھتا ہے جو ان کیلئے احکام بطور شریعت مقرر کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ اپنے دلوں میں اطمینان اور انسیت محسوس کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کسی قسم کا خوف لاحق ہوتا ہے تو اس کی طرف رجوع کرنے سے وہ خوف دور ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہو یا بڑے خوف والے (قیامت کے) دن۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ (سورة الحشر: ۲۳)

ترجمہ: ”جو پاک ہے ہر قسم کے عیب یا نقص سے پاک ہے۔ نگہبان، زبردست، جبروت والا، تکبر والا ہے۔“

Meaning: Allah testifies to His Oneness and Unity with substantial evidence and confirms the truthfulness of His messengers and their followers. He is also the One who grants peace and security to His slaves, assuring them that He will not wrong them in any way and provides peace and security to His righteous servants. This is evident in the peace and tranquillity they find in their hearts, as well as the absence of fear when they turn to Him in this life, and the absence of which they will feel on the Day of Judgement, the Day of the Great Fear.

Occurrence: once.

Evidence: "...The Holy, the Source of peace, the Granter of security, the Ever Watchful, the Almighty, the Compeller, the Supremely Great..."

(Surat Al-Hashr, 59:23)



Al-Haqq

سچا اور ثابت

The Truth

المعنى: المتحقق كونه ووجوده، المألوه المعبود بحق، الرب الملك الذي لا شك فيه، الكامل في أفعاله و صفاته، فكلامه حق وقضاؤه حق ووعدته حق وشرعه حق.

الورود: ورد في القرآن (١٠) مرات.

الشاهد: ﴿ فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ ﴾ [طه: ١١٤].

معنى: جس کا ہونا اور وجود متحقق ہے غیر مشکوک ہے۔ جسکی حق کے ساتھ عبادت و بندگی ہوتی ہے۔ جو ایسا رب اور مالک ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ جو اپنے افعال اور صفات میں کامل ہے۔ اس کا کلام حق ہے، اس کا فیصلہ حق ہے، اس کا وعدہ حق ہے اور اسکی شریعت حق ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱۰) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ۔ (سورة طه: ۱۱۴)۔

ترجمہ: ”پس بلند ہے وہ اللہ جو مالک اور حق ہے۔“

Meaning: He is the One who truly exists and who is undeniably the Lord and King, the One who is perfect regarding His actions and attributes. His speech, His decree, His promise and His legislation is the truth.

Occurrence: 10 times.

Evidence: “Exalted be Allah, the True King. (Surat Al-Mu’minoos, 23:116)

المعنى: العظيم ذو الكبرياء، المتعالي عن صفات خلقه، القاهر لعتاتهم، ولا يوصف بهذا الاسم على سبيل المدح سواء سبحانه وتعالى.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [الحشر: ٢٣].

معنى: جو عظیم ہے کبرياء والا۔ مخلوق کی صفات سے بلند ہے، القاهر ہے اور اس نام سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا موصوف نہیں کیا جاسکتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ (سورة الحشر: ٢٣)

ترجمہ: ”جو زبردست ہے جابر ہے تکبر والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے پاک ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔“

Meaning: He is the Supreme Being to whom supremacy belongs. He is exalted far above the attributes of His creation and destroys the tyrants among them. No one should be called by this name except Allah, Exalted and Glorified be He.

Occurrence: once.

Evidence: "...The Almighty, the Compeller, the Supremely Great."
(Surat Al-Hashr, 59:23)



Al-Mutakabbir

بڑائی والا

The Supremely Proud



Al-Adheem

عظمت والا

The Tremendous,
The Supreme in Glory

المعنى: الجامع لصفات العظمة والجلال والكبرياء، العظيم في ذاته وأسمائه وصفاته، فلا يستحق أحد من الخلق أن يعظم كما يعظم سبحانه بالقلب واللسان والجوارح.

الورود: ورد في القرآن (٩) مرات.

الشاهد: ﴿وَلَا يَتُودُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ [البقرة: ٢٥٥].

معنى: جو عظمت، جلال اور کبرياء کی صفات کو جمع کرنے والا ہے۔ جو اپنی ذات، ناموں اور صفات میں بڑا عظیم ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اس طرح تعظیم کا مستحق نہیں ہے جس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی دل و زبان اور اعضاء سے تعظیم کی جاتی ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٩) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَلَا يَتُودُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ - (سورة البقرة: ٢٥٥)۔

ترجمہ: ”اس کو ان کی حفاظت نہیں تھکاتی ہے وہ عالی اور عظمت والا ہے۔“

Meaning: This name comprises all attributes of greatness, majesty and glory. He is the Greatest and Tremendous in His Being, names and attributes, and thus none of His creation deserves to be exalted with the heart, the tongue and all body parts as He should be.

Occurrence: 9 times.

Evidence: "He is the Sublime, the Tremendous." (Surat Al-Baqarah, 2:255)



Al-Kabeer

سب سے بڑی شان والا

The Most Great

المعنى: الموصوف بالجلال وكبر الشأن، العظيم في ذاته وصفاته وأفعاله، الذي لا شيء أعظم منه.

الورود: ورد في القرآن (٦) مرات.

الشاهد: ﴿عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾ [الرعد: ٩].

معنى: جو جلال اور بڑی شان کے ساتھ موصوف ہے۔ جو اپنی ذات، صفات اور افعال میں بڑا ہے۔ جس سے بلند و عظیم کوئی چیز نہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٦) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ - (سورة الرعد: ٩)

ترجمہ: ”جو غیب کا علم رکھنے والا اور ظاہری چیزوں کا علم رکھنے والا ہے بڑا اور عالی مرتبہ والا ہے۔“

Meaning: He is the Magnificent, the Sublime and the Most Great in His Being, attributes and actions, and there is nothing greater than Him.

Occurrence: 6 times.

Evidence: “The Knower of the unseen and the visible, the Most Great, the High-Exalted.” (Surat Ar-Ra’d, 13:9)



*Al-Aliyy,
Al-A'laa,
Al-Muta'aal*

عظمت والا

سب سے بلند

انتہائی بلند

The High
The Most High
The Exalted

المعنى: الذي له العلو المطلق من جميع الوجوه، علو الذات، وعلو القدر والصفات، وعلو القهر و الغلبة، وهو المتعالي على خلقه، وكل شيء هو تحت قهره وسلطانه.

الورود: ورد اسم (العلي) ٨ مرات، أما اسم (الأعلى) فورد مرتين، واسم (المتعال) مرة واحدة.

الشاهد: ﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ [البقرة: ٢٥٥]، ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى: ١]،

﴿عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾ [الرعد: ٩].

معنى: جس کو ہر طرح کی بلندی حاصل ہے۔ ذات کی بلندی۔ قدر و منزلت اور صفات کی بلندی۔ قہر اور غالب ہونے کی بلندی۔ جو اپنی مخلوق پر بلند ہے اور ہر چیز اس کے قہر اور بادشاہت کے تحت ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (العلی) یہ نام قرآن کریم میں (٨) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (الأعلى) قرآن کریم میں (٢) مرتبہ آیا ہے۔ اور (المتعال) قرآن کریم میں (١) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (سورة البقرة ٢٥٥): **ترجمہ:** وہ اعلیٰ اور عظمت والا ہے۔ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (سورة الأعلى ١): **ترجمہ:** اپنے اعلیٰ رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔ ﴿عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾ (سورة الرعد ٩): **ترجمہ:** جو غیب کا علم رکھنے والا اور ظاہری چیزوں کا علم رکھنے والا۔ بڑا اور عالی مرتبہ والا ہے۔

Meaning: Allah has absolute highness in every sense above all else—highness with regard to His Being, majestic position, attributes and absolute dominance. He is high above His creation and everything and everyone is under His absolute control and superior authority.

Occurrence: Al-'Aliyy: 8 times; Al-A'laa: twice; Al-Muta'aal: once

Evidence: "...He is the Most High, the Magnificent." (Surat Al-Baqarah, 2:255);

"Glorify the Name of your Lord, the Most High." (Surat Al-A'laa, 87:1); "He is the Knower of the unseen and the visible, the All-Great, the Exalted." (Surat Ar-Ra'd, 13:9)



Al-Lateef

باریک بین

The All-Subtle

المعنى: الذي أحاط علمه بالأمور الدقيقة، والذي يوصل رحمته وخيره إلى عباده بالطرق الخفية.

الورود: ورد في القرآن (٧) مرات.

الشاهد: ﴿ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴾ [الأنعام: ١٠٣].

معنى: جس کے علم کا احاطہ باریک چیزوں تک بھی ہے۔ اور جو اپنی رحمت اور خیر کو اپنے بندوں تک پوشیدہ طریقوں سے پہنچاتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۷) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔ (سورة الانعام: ١٠٣)۔

ترجمہ: ”اور ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کرنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“

Meaning: He has knowledge of all things, subtle and hidden, and He shows His immense mercy to His slaves in very subtle ways known to no one but Him.

Occurrence: 7 times.

Evidence: "...And He is the All-Subtle, the All-Aware."

(Surat Al-An'aam, 6:103)



Al-Hakeem

دانا و بینا

The All-Wise

المعنى: الذي له الحكمة العليا في قدره وشرعه وجزائه يوم القيامة، الذي أحسن كل شيء خلقه، فلا يخلق شيئاً عبثاً، ولا يشرع ولا يقضي إلا بما فيه حكمة.

الورود: ورد في القرآن (٩١) مرة.

الشاهد: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الجمعة: ٢].

معنى: جو اعلیٰ حکمت والا ہے اپنے اندازوں، شرع اور قیامت کی اپنی جزاء میں۔ جس نے ہر مخلوق چیز کو اچھے انداز میں بنایا۔ اس نے کسی چیز کو بیکار نہیں بنایا۔ اور نہ کسی ایسی چیز کو شریعت ٹھہرایا یا کسی ایسی چیز کا فیصلہ کیا جس میں حکمت نہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٩١) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ - (سورة الجمعة: ٣)۔

ترجمہ: ”اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔“

Meaning: He has supreme wisdom in everything, in whatever He has decreed, in His legislation and reward and punishment on the Day of Judgement. He has given everything its perfect form and created everything in the best possible manner. He never creates anything in vain, nor does He legislate or judge in vain. He does things in His absolute wisdom.

Occurrence: 91 times.

Evidence: “And He is the All-Mighty, the All-Wise.” (Surat Ibraaheem, 14:4)



Al-Waasi

کشادہ۔ وسیع

The Boundless
The All- Embracing

المعنى: الذي وسع كل شيء رحمة وعلما، ووسع رزقه جميع خلقه، لا يحصي أحد ثناء عليه.

الورود: ورد في القرآن (٩) مرات.

الشاهد: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ١١٥].

معنى: جس کی رحمت اور علم ہر چیز پر واسع ہے جس کا رزق تمام مخلوق کو پہنچ گیا۔ کوئی اس کی تعریف کو شمار نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٩) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ (سورة البقرة: ١١٥)

ترجمہ: ”بے شک اللہ واسع اور علم والا ہے۔“

Meaning: He embraces everything in mercy and knowledge, His sustenance reaches all His creation without exception and no one is capable of praising Him as much as He has praised Himself.

Occurrence: 9 times.

Evidence: “Allah is All-Embracing, All-Knowing.” (Surat Al-Baqarah, 2:115)



*Al-Aleem
Al-Aalim,
Allaam-ul-Ghuyooob*

بہت زیادہ جاننے والا
ہر قسم کے غیب کو جاننے والا
The All-Knowing
The Omniscient
The Knower of
The Unseen

المعنى: الذي أحاط علمه بالظواهر والبواطن، والإسرار والإعلان، فلا يخفى عليه شيء من الأشياء، يعلم ما كان وما هو كائن.

الورود: ورد اسم العليم (١٥٧) مرة، أما اسم العالم فورد (١٣) مرة، واسم علام الغيوب (٤) مرات.

الشاهد: ﴿إِنَّكَ اللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ١١٥]، ﴿عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾ [الأنعام: ٧٣]، ﴿إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّمُ الْغُيُوبِ﴾ [المائدة: ١٠٩].

معنى: جس کے علم نے ظاہری اور باطنی تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ پوشیدہ اور علانیہ ہر بات کو جانتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ جو کچھ ہوا یا ہونی والا ہے وہ سب کا علم رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (العلیم) یہ نام قرآن کریم میں (١٥٧) مرتبہ آیا ہے، جبکہ اللہ کا یہ نام (العالم) (١٣) مرتبہ آیا ہے۔ اور (علام الغيوب) نام (٤) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ (البقرة: ١١٥)۔ ترجمہ: ”بے شک اللہ واسع اور علم والا ہے۔“
عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (سورة الانعام: ٤٣)۔ ترجمہ: ”غیب اور ظاہر چیزوں کا علم رکھنے والا ہے۔“
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّمُ الْغُيُوبِ۔ (سورة المائدة: ١٠٩)۔ ترجمہ: ”بے شک تو غیب کا علم رکھنے والا ہے۔“

Meaning: He is the One whose knowledge is comprehensive and extends to everything seen and unseen, apparent and hidden. Nothing whatsoever is hidden from Him and He knows what was in the past, what is in the present, and will be in the future.

Occurrence: Al-'Aleem: 157 times; Al-'Aalim: 13 times and 'Allaam-ul - Ghuyooob: 4 times.

Evidence: "Allah is All-Encompassing, All-Knowing." (Surat Al-Baqarah, 2:115)



*Al-Malik
Al-Maleek
Al-Maalik*

بادشاہ

سلطنت بادشاہت کا مالک
تمام جہانوں کا مالک

The Sovereign
The King, The Possessor

المعنى: الذي له ملك السموات والأرض ومن فيهن، لا ملك فوقه، ولا شيء إلا دونه، له الملك المطلق، والتصرف في الكون كله، وهو المالك لكل شيء، والمليك دالٌّ على عظيم ملكه تعالى.

الورود: ورد اسم الملك (٥) مرات، أما اسم المليك فورد مرة واحدة، واسم المالك مرتان.

الشاهد: ﴿الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ﴾ [الحشر: ٢٣]، ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ [القمر: ٥٥]، ﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ﴾ [آل عمران: ٢٦].

معنى: جو آسمانوں اور زمینوں اور ان میں موجود تمام چیزوں کا مالک ہے۔ اسکے اوپر کسی کی بادشاہت نہیں۔ ہر چیز اسکے ماتحت ہے۔ اس کے لئے مطلق بادشاہی ہے اور اسی کے لئے کائنات میں ہر قسم کا تصرف و اختیار ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور وہ ملوک ہے یعنی اس کی بادشاہت عظیم ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (الملک) یہ نام قرآن کریم میں (٥) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ اللہ کا یہ نام (الملک) (١) مرتبہ آیا ہے۔ اور (المالک) نام (٢) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: ﴿الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ﴾۔ (سورة الحشر: ٢٣)۔ ترجمہ: ”جو مالک اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔“
﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾۔ (سورة القمر: ٥٥)۔ ترجمہ: ”راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔“
﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ﴾۔ (آل عمران: ٢٦)۔ ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے اے بادشاہت کے مالک۔“

Meaning: He is the One to whom belongs the absolute dominion of the heavens and the earth and everything in them. The entire universe is under His control. There is nothing above Him. He alone has true and supreme dominion and disposes of the entire universe in the manner He pleases. He is the owner of everything. The name Al-Maleek points to Allah's absolute and glorious sovereignty.

Occurrence: Al-Malik: 5 times; Al-Maleek: once; Al-Maalik: twice.

Evidence: "...The Sovereign Lord (Al-Malik) the Holy One..." (Surat Al-Hashr, 59:23); "Truly, the righteous will be among gardens and rivers, in a seat of honour in the presence of a Sovereign who is Perfect in Ability." (Surat Al-Qamar, 54:54 - 55); "Say, 'O Allah! Owner of Sovereignty!..." (Surat Aal-'Imraan, 3:26)



Al-Hameed

قابل تعریف

The Praiseworthy

المعنى: المحمود في جميع أفعاله وأقواله، وصفاته وأسمائه، وشرعه وقدره، يُحمد على كل حال، وهو المستحق للحمد والثناء لكمال صفاته ولكثير إحسانه إلى الخلق.

الورود: ورد في القرآن (١٧) مرة.

الشاهد: ﴿ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴾ [هود: ٧٣].

معنى: جو اپنے تمام افعال، اقوال، صفات و اسماء، شرع اور تقدیر میں محمود ہے۔ ہر حال میں اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ وہی شکر اور ثناء کا مستحق ہے۔ کیونکہ اسکی صفات کامل ہیں اور مخلوق پر اس کے احسانات بہت زیادہ ہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱۷) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (سورة هود: ۷۳)۔

ترجمہ: ”بے شک وہ تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے۔“

Meaning: He is worthy of all praise for all His actions, statements, attributes, names, legislation and decree. He is worthy of all praise under all circumstances, and He is worthy of all thanks and praise due to His perfect attributes and abundant kindness to His creation.

Occurrence: 17 times.

Evidence: "Surely, He is Praiseworthy, All-Glorious." (Surat Hud, 11:73)



Al-Majeed

بزرگی والا

The All-Glorious

المعنى: واسع صفات الكمال ومتعلقاتها، العظيم وأفعاله عظيمة، واسع الكرم، مجده خلقه لعظمته.

الورود: ورد مرتين في القرآن.

الشاهد: ﴿ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴾ [هود: ٧٣].

معنى: جو کمال کی تمام صفات اور ان کی متعلقات کو پہنچا ہوا ہے۔ جو خود بھی عظیم ہے اور اس کے افعال بھی عظیم ہیں۔ جو وسیع کرم والا ہے۔ جسکی مخلوق اس کی عظمت کی وجہ سے تعریف کرتی ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (سورة هود: ٤٣)۔

ترجمہ: ”بے شک وہ تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے۔“

Meaning: He has all perfect attributes and whatever is related to them. He is the Greatest and all His actions are great. His generosity is boundless, and everyone and everything glorify Him because of His greatness.

Occurrence: twice.

Evidence: “He is Praiseworthy, All-Glorious.” (Surat Hud, 11:73)



Al-Khabeer

ہر چیز سے باخبر

The All-Aware

المعنى: الذي انتهى علمه إلى الإحاطة ببواطن الأشياء وخفاياها كما أحاط بظواهرها.

الورود: ورد في القرآن (٤٥) مرة.

الشاهد: ﴿ قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴾ [التحریم: ٣].

معنى: جس کا علم اس حد تک پہنچ گیا کہ اس نے تمام چیزوں کی باطن اور پوشیدہ جگہوں کا بھی اسی طرح احاطہ کیا ہوا ہے جس طرح ان کی ظاہری جگہوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۴۵) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ۔ (سورة التحريم: ۳)۔

ترجمہ: ”آپ نے کہا کہ مجھے سب کچھ جاننے والے اور خبر رکھنے والے نے خبر دی۔“

Meaning: He is fully aware of everything: apparent, hidden, all the secrets, and what is yet more hidden.

Occurrence: 45 times.

Evidence: “He said, “The All-Knowing and All-Aware informed me of it.” (Surat At-Tahreem, 66:3)



Al-Qawiyy

زبردست طاقتور

The All-Strong

المعنى: الذي له القوة والقدرة التامة، لا يغلبه غالب ولا يرد قضاءه راد، ينفذ أمره، ويمضي قضاؤه في خلقه، ناصر عباده المؤمنين، شديد عقابه لمن كفر بآياته وجحد توحيده.

الورود: ورد في القرآن (٩) مرات.

الشاهد: ﴿وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ﴾ [الشورى: ١٩].

معنى: جس کے پاس مکمل طاقت اور قدرت ہے۔ کوئی غالب آنیوالا اس پر غالب نہیں آسکتا اور نہ کوئی اس کے فیصلے کو رد کر سکتا ہے۔ اس کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ اور مخلوق میں اس کا فیصلہ چلتا ہے۔ اپنے مؤمن بندوں کی مدد کرنیوالا ہے۔ اس کا عذاب اُن لوگوں کیلئے سخت ہے جو اس کی آیات کو جھٹلائیں۔ اور اس کی توحید کا انکار کریں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ﴾ (سورة الشورى: ۱۹)۔

ترجمہ: ”اور وہ طاقت والا ہے اور زبردست ہے۔“

Meaning: He is the All-Powerful, to whom perfect power belongs. His commands are carried out, He is never overpowered, His decree cannot be averted and whatever He decrees certainly takes place. He gives assistance and support to the believers and severely punishes those who disbelieve His signs and arrogantly turn away from declaring His Oneness.

Occurrence: 9 times.

Evidence: "...He is the All-Strong, the All-Mighty." (Surat Ash-Shooraa, 42:19)



Al-Mateen

قوت والا

The Powerful

المعنى: الشديد القوي الذي لا تنقطع قوته ولا تلحقه في أفعاله مشقة، ولا يمسه تعب.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ [الذاريات: ٥٨].

معنى: جو سخت ہے طاقت والا ہے، جسکی طاقت وقوت کبھی منقطع نہیں ہوتی اور نہ اسے اپنے کاموں سے مشقت لاحق ہوتی ہے اور نہ ہی اسے تھکاؤٹ کا احساس تک ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔ (سورة الذاريات: ٥٨)۔

ترجمہ: ”وہ طاقت والا اور سخت ہے۔“

Meaning: He is the possessor of the ultimate strength and ability, and who endures neither hardship, nor weariness.

Occurrence: Once.

Evidence: “Truly, Allah is the Lord of power, the All-Strong.” (Surat Adh-Dhaariyyaat, 51:58)



Al-Azeez

غالب و با عزت

The All-Mighty

المعنى: القوي الغالب الجليل رفيع الشأن، قهر جميع المخلوقات، ودانت له وخضعت لقوته.

الورود: ورد في القرآن (٩٢) مرة.

الشاهد: ﴿وَأَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٦٠].

معنى: جو طاقت والا، غالب آنیوالا، جلیل القدر اور بلند شان والا ہے۔ جس نے تمام مخلوقات کو تابع بنا رکھا ہے۔ اور تمام مخلوق نے اس کو تسلیم کیا اور اس کی طاقت کی سامنے جھک گئی۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٩٢) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَأَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾۔ (سورة البقرہ: ٢٦٠)

ترجمہ: ”اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ طاقت والا اور حکمت والا ہے۔“

Meaning: He is the All-Strong, All-Dominant who reigns supreme over His creatures. He has subjugated all His creatures, all of whom have humbled themselves before Him and have totally submitted to His authority.

Occurrence: 92 times.

Evidence: "...And know that Allah is All-Mighty, All-Wise."

(Surat Al-Baqarah, 2:260)



Al-Qaahir
Al-Qahhaar

یکتا، سب پر غالب آنے والا

The All-Dominant
The Irresistible

المعنى: الذي خضعت له الرقاب، وذلت له الجبابرة، وعنت له الوجوه، وقهر كل شيء، ودانت له الخلائق وتواضعت لعظمته وجلاله وكبريائه.

الورود: ورد اسم القاهر مرتين، أما اسم القهار فورد (٦) مرات.

الشاهد: ﴿ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ [الرعد: ١٦]، ﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ﴾ [الأنعام: ١٨].

معنى: جس کے سامنے گردنیں جھک گئیں۔ اور جابر و طاقتور لوگ اس کے سامنے ماند پڑ گئے۔ اور تمام چہرے اس کے سامنے کمال عاجزی سے جھک گئے اور اس نے ہر چیز کو مغلوب کیا۔ اور تمام مخلوق اس کے تابع ہو گئی۔ اور اس کی عظمت و جلال اور کبریائی کے سامنے جھک گئیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (القاهر) یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ اس کا نام (القهار) قرآن کریم میں (۶) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (سورة الرعد: ١٦)۔ **ترجمہ:** ”اور وہ یکتا اور غالب آئیوا ہے۔“

﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ﴾ (سورة الأنعام: ١٨)۔ **ترجمہ:** ”اور وہ اپنے بندوں کے اوپر غالب آئیوا ہے۔“

Meaning: He is the One before whom everyone, including tyrants, is humbled. He is also the One who prevails over all His creation and to whom everyone and everything submits.

Occurrence: Al-Qaahir: twice; Al-Qahhaar: 6 times

Evidence: "...And He is the One, the All-Dominant." (Surat Al-Ahzaab, 13:16); "He is the Irresistible, [reigns Supreme] Above His servants." (Surat Al-An'aam, 6:61)



*Al-Qaadir
Al-Qadeer
Al-Muqtadir*

طاقت - قدرت

مکمل اقتدار والا

The Able
The Ever Able
The Perfect in Ability

المعنى: القادر على كل شيء أرادته، فلا يُعجزه شيء في الأرض ولا في السماء، و (المقتدر) مبالغة في الوصف بالقدرة، و (القدير) كامل القدرة.

الورود: ورد اسم القادر (١٢) مرة، أما اسم القدير فورد (٤٥) مرة، واسم المقتدر (٤) مرات.

الشاهد: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ [الأنعام: ٦٥].
﴿وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [الروم: ٥٠]. ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ [الرحمن: ٥٥].

معنى: القادر: ہر اس چیز پر قدرت رکھنے والا جس پر وہ چاہے اسے زمین میں کوئی چیز عاجز کر سکتی ہے اور نہ آسمان میں (والمقتدر): ایک ایسا نام ہے جو اس کی قدرت میں مبالغے پر دلالت کرے۔ (والقدير): کامل قدرت والا۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (القادر) یہ نام قرآن کریم میں (١٢) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (القدير) قرآن کریم میں (٣٥) آیا ہے۔ اور (المقتدر) نام قرآن کریم میں (٤) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾۔ (سورة الانعام: ٦٥)۔ ”آپ کہہ دیجئے کہ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر سے تم پر عذاب بھیج دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے“۔ ﴿وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾۔ (سورة الروم: ٥٠)۔

ترجمہ: ”اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے“۔ ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾۔ (سورة القمر: ٥٥)
ترجمہ: ”راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس“

Meaning: Al-Qaadir is the One who is able to do whatever He wills, nothing in the heavens or the earth escapes Him or frustrates His plan. Al-Qadeer (the Ever Able) is the One whose ability is complete and perfect. Al-Muqtadir (the Perfect in Ability) is an intensive form that stresses Allah's perfect ability.

Occurrence: Al-Qaadir: 12 times; Al-Qadeer: 45 times; Al-Muqtadir: 4 times

Evidence: "Say, 'He is able to send punishment upon you from above you or from beneath your feet.'" (Surat Al-An'aam, 6:65); "Indeed, the righteous will be among gardens and rivers, in a seat of honour in the presence of a Sovereign who is Perfect in Ability." (Surat Al-Qamar, 54:54 - 55); "Allah has power over all things." (Surat Al-Baqarah, 2:20)



Al-Jabbaar

زبردست

The Compeller

المعنى: العلي الأعلى القهار، الذي تنفذ مشيئته في خلقه، وهو الرؤوف الجابر للقلوب المنكسرة، وللضعيف العاجز، ولن لاذ به ولجأ إليه.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ﴾ [الحشر: ٢٣].

معنى: جو بلند، اعلیٰ اور غالب آنیوالا ہے۔ جسکی مشیت و مرضی اس کی مخلوق میں نافذ ہوتی ہے۔ وہ مہربان اور ٹوٹے دلوں کو سہارا دینے والا۔ اور کمزور و عاجز شخص کو اور جو کوئی بھی اس سے پناہ مانگتا ہے اور اس کا آسرا لینے آتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ۔ (سورة الحشر: ۲۳)۔

ترجمہ: ”وہ زبردست، جابر اور تکبر والا ہے۔“

Meaning: He is the Most High, the Irresistible and the Sublime. Whatever He decrees will certainly come to pass without fail. He heals the broken-hearted and binds up their wounds, and brings comfort to the weak and to those who turn to Him and seek His refuge.

Occurrence: Once.

Evidence: "...The Almighty, the Compeller, the Supremely Great..." (Surat Al-Hashr, 59:23)



*Al-Khaaliq
Al-Khallaq*

پیدا کرنے والا

The Creator
The All- Creator

المعنى: (الخالق) هو المبدع للخلق المخترع له على غير مثال سابق، و(الخلق) تدل على كثرة خلق الله تعالى وإيجاده وكماله فيه.

الورود: ورد اسم الخالق (٨) مرات، أما اسم الخلاق فورد مرتين.

الشاهد: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ٢٤]، ﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَقُ الْعَلِيمُ﴾ [الحجر: ٨٦].

معنى: (الخالق) جس نے مخلوق کو وجود بخشا اور ان کو بغیر کسی سابقہ مثال کے ایجاد کیا۔

(الخلق): ایک ایسا نام ہے جو اللہ کی مخلوق کی کثرت پر دلالت کرتا ہے اور ان کو ایجاد کرنے میں اور اس میں اس کے کمال پر بھی دلالت کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (الخالق) یہ نام قرآن کریم میں (٨) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (الخلق) قرآن کریم میں (٢) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ (سورة الحشر: ٢٢)۔

ترجمہ: ”وہ اللہ ہے جو پیدا کر نیوالا بنانے اور صورت بنانے والا ہے۔“ ﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَقُ الْعَلِيمُ﴾ (سورة الحجر: ٨٦)۔

ترجمہ: ”بے شک تمہارا رب کثرت سے پیدا کر نیوالا اور جاننے والا ہے۔“

Meaning: Al-Khaaliq is the One who creates things out of nothing and with no precedents. The name Al-Khallaq is the intensive form of Al-Khaaliq, which indicates that He increases in creation what He pleases and in a perfect manner.

Occurrence: Al-Khaaliq 8 times; Al-Khallaq 2 times.

Evidence: “He is Allah, the Creator, the Originator, the Fashioner...” (Surat Al-Hashr, 59:24); “Truly, your Lord is the Creator, the All-Knowing.” (Surat Al-Hijr, 15:86)



Al-Baari

بنانے والا

The Originator

المعنى: الموجد من العدم، والبرء هو التنفيذ وإبراز ما قدره وقرره إلى الوجود على صفة محددة.

الورود: ورد في القرآن (٣) مرات.

الشاهد: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ٢٤].

معنى: جو عدم سے وجود بخشنے والا ہے۔ البرء سے مراد نافذ کرنا اور جو مقدر کیا ہے اسے ظاہر کرنا اور طے شدہ شکل میں سامنے لانا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ - (سورة الحشر: ٢٤)۔

ترجمہ: ”وہ اللہ جو پیدا کرنیوالا عدم سے وجود بخشنے والا اور صورت بنانے والا ہے۔“

Meaning: Allah causes things He has decreed to exist out of nothing and in a specific manner.

Occurrence: 3 times.

Evidence: “He is Allah, the Creator, the Originator, the Fashioner.” (Surat Al-Hashr, 59:24).



Al-Musawwir

صورت عطا کرنیوالا

The Fashioner

المعنى: الذي ينفذ ما يريد إيجاده على الصفة التي يريدها، الذي جعل خلقه على الصور التي شاءها بمقتضى حكمته.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ٢٤].

معنى: وہ جس چیز کو ایجاد کرتا ہے اور جس صفت پر چاہے، اسکی تنفیذ کرتا ہے۔ جس نے مخلوق کو بنایا جس صورت میں اپنی حکمت کے مطابق اس نے چاہا۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۳) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ (سورة الحشر: ۲۴)۔

ترجمہ: ”وہ اللہ جو پیدا کرنیوالا عدم سے وجود بخشنے والا اور صورت بنانے والا ہے۔“

Meaning: Allah brings into existence whatever He wills in the manner He wills it. He shapes and fashions His creatures in different forms and shapes in His infinite wisdom.

Occurrence: once.

Evidence: “He is Allah, the Creator, the Originator, the Fashioner.”
(Surat Al-Hashr, 59:24)



Al-Muhaymin

محافظ

The Ever Watchful

المعنى: هو القائم على خلقه بأعمالهم وأرزاقهم وأجالهم، يعلم حال خلقه، وهو قادر عليهم، حافظ لهم، محيط بهم.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ﴾ [الحشر: ٢٣].

معنى: جو اپنی مخلوق کے اعمال، ارزاق اور ان کے مقررہ وقتوں کی نگہبانی کرتا ہے۔ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے۔ اور وہ ان پر طاقت و قدرت رکھتا ہے۔ ان کی حفاظت کرتا ہے، اور ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ الْعَزِيزُ۔ (سورة الحشر: ٢٣)۔

ترجمہ: ”عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، زبردست“

Meaning: He is the One who watches over His creatures and is fully aware of all their actions, sustenance and the terms He has fixed for them in this life. He knows all their affairs, has power over all of them, has a record of everyone's deeds and is aware of them and encompasses them from all sides.

Occurrence: once.

Evidence: "...The Source of Peace, the Granter of Security, the Ever Watchful..." (Surat al-Hashr, 59:23)

المعنى: الذي يحفظ السموات والأرض وما فيها ومن فيها، ويحفظ على الخلق أعمالهم، ويحفظ عباده المؤمنين من المهالك والشياطين ومواقعة الذنوب.

الورود: ورد اسم الحافظ (٣) مرات، وكذلك اسم الحفيظ ورد (٣) مرات.

الشاهد: ﴿ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ﴾ [يوسف: ٦٤]، ﴿ إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيزٌ ﴾ [هود: ٥٧].

معنى: جزمینوں اور آسمانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کوئی ان میں ہے۔ اور مخلوق کے اعمال کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اپنے مومن بندوں کو ہلاک کرنے والی چیزوں، شیاطین اور گناہوں میں واقع ہونے سے بچاتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (الحافظ) یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح (الحفیظ) نام بھی قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا۔ (سورة يوسف: ٦٤)۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا ہے۔“ إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيزٌ۔ (سورة هود: ٥٧)۔
ترجمہ: ”بے شک میرا رب ہر چیز کی حفاظت کر نیوا ہے۔“

Meaning: He is the One who protects the heavens and the earth and all that is in them, records the deeds of His slaves and protects the believers from danger and Satan, and from committing sins.

Occurrence: Al-Haafidh: 3 times; Al-Hafeedh: 3 times.

Evidence: “Allah is the Best Guardian.” (Surat Yusuf: 12:64); “My Lord is guardian over all things.” (Surat Hud: 11:57)



*Al-Haafidh
Al-Hafeedh*

سنجھانے اور حفاظت کرنیوالا

The Protector
The Guardian



*Al-Waliyy
Al-Mawlaa*

مددگار۔ مالک

The Protector
The Guardian

المعنى: (الولي) الناصر، والمتولي للأمر والقائم به، والله - جل شأنه - مولى الخلق أجمعين، بمعنى أنه سيدهم ومالكهم وخالقهم ورازقهم، ومعبودهم الحق، ومولى المؤمنين ولاية خاصة محبة وتوفيقاً ونصراً.

الورود: ورد اسم الولي (١٥) مرة، أما اسم المولى فورد (١٢) مرة.

الشاهد: ﴿وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ﴾ [الشورى: ٢٨]، ﴿نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ [الأنفال: ٤٠].

معنى: (الولى) مددگار۔ معالے پر نظر رکھنے والا اور اس کا نگہبان۔ اور اللہ جل شانہ تمام مخلوقات کا مولیٰ ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ وہ ان کا آقا، مالک، خالق اور رزق دینے والا ہے۔ اور ان کا حقیقی معبود ہے۔ اور مؤمنوں کا خاص طور سے مولیٰ ہے محبت، توفیق اور مدد کی صورت میں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (الولى) یہ نام قرآن کریم میں (١٥) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (المولى) قرآن کریم میں (١٢) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ﴾ (سورة الشورى: ٢٨)۔ **ترجمہ:** ”اور وہ مددگار اور تعریف کیا ہوا ہے۔“
﴿نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ (سورة الأنفال: ٤٠)۔ **ترجمہ:** ”وہ اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے۔“

Meaning: He is the guardian who manages everything and disposes of all affairs. Allah, Exalted be He, is the Master of all creation; that is, He is their Creator, Ruler and True God who alone deserves to be worshipped. He loves the believers and provides them with special help and support.

Occurrence: Al-Waliyy: 15 times; Al-Mawlaa: 12 times.

Evidence: "... Allah is your Protector—an excellent Protector and an excellent Helper!" (Surat Al-Anfaal, 8:40); "He is the Protector, the Praiseworthy." (Surat Ash-Shooraa, 42:28)

المعنى: الذي ينصر من يشاء من عباده المؤمنين، ولا غالب لمن نصره، ولا ناصر لمن خذله.

الورود: ورد اسم النصير (٤) مرات، أما اسم خير النصيرين فورد مرة واحدة.

الشاهد: ﴿ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴾ [الأنفال: ٤٠]، ﴿ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ﴾ [آل عمران: ١٥٠].

معنى: جو اپنے مؤمن بندوں میں جسکی چاہے مدد کرتا ہے۔ اور جس کی وہ مدد کرتا ہے اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا، اور جسے وہ ناکام و بے یار و مددگار کرنا چاہے اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔
قرآن کریم میں اس کا ذکر: (النصير) یہ نام قرآن کریم میں (۴) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (خیر النصیرین) قرآن میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔ (سورة الانفال: ۴۰) اور وہ اچھا مولیٰ بہت اچھا مددگار ہے۔
وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ۔ (سورة آل عمران: ۱۵۰)
ترجمہ: ”اور وہی بہترین مددگار ہے۔“

Meaning: Allah grants victory to whomever of His believing servants He pleases; no one will overcome those Allah helps, nor will anyone be able to help those Allah forsakes.

Occurrence: An-Naseer: 4 times, Khayr-un-Naasireen: once.

Evidence: "Then know that Allah is your Protector—an excellent Protector and an excellent Helper!" (Surat Al-Anfaal: 8:40); "Nay, Allah is your Protector, and He is the best of helpers." (Surat Aal- 'Imraam: 3:150)



An-Naseer
Khayr-un-Naasireen

مددگار
بہترین مددگار

The Helper
The Best of Helpers



*Al-Wakeel
Al-Kafeel*

کارساز۔ کفالت کرنیوالا

The Disposer of Affairs
The Guarantor

المعنى: الوكيل هو المتولي لتدبير جميع خلقه المتكفل بأرزاقهم وحاجاتهم، وهو الكافي لمن التجأ إليه، ويتولى أولياءه فييسرهم ليسرى ويجنبهم العسرى ويكفيهم أمورهم، و (الكفيل) يعني الشهيد، ويقال الحافظ، ويقال الضامن.

الورود: ورد اسم الوكيل (١٤) مرة، أما اسم الكفيل فورد مرة واحدة.

الشاهد: ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ [النساء: ٨١]، ﴿وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ [النحل: ٩١].

معنى: (الوكيل) جو تمام مخلوق کا انتظام چلانے والا اور ان کے رزق اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔ جو اس سے التجاء کرتا ہے وہ اس کیلئے کافی ہے۔ اور وہ اپنے دوستوں کا ساتھ دیتا ہے۔ ان کیلئے آسانی پیدا کرتا ہے اور ان کو مشکلات سے بچاتا ہے اور ان کے معاملات کو نبھاتا ہے۔ (الکفیل) کے معنی: گواہ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی: حفاظت کرنیوالا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی: ضمانت دینے والا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (الوكيل) یہ نام قرآن کریم میں (۱۴) مرتبہ آیا ہے۔ البتہ (الکفیل) نام قرآن کریم میں صرف (۱) مرتبہ ہی آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ (سورة النساء: ۸۱)۔ **ترجمہ:** ”اور اللہ تعالیٰ کیل کے طور پر کافی ہے۔“ ﴿وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ (سورة النحل: ۹۱)۔ **ترجمہ:** ”اور تحقیق تم نے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا ہے یا ضامن بنایا ہے۔“

Meaning: Al-Wakeel is the One who disposes of the affairs of all His creatures, the One who provides for them, grants their requests and fulfils their needs. He assists and protects those who seek His refuge, takes charge of His righteous servants' affairs by guiding them to all that is easy, keeping them away from all that causes them hardship and assists them in everything. Al-Kafeel means the witness, the guardian, the protector and the guarantor.

Occurrence: Al-Wakeel: 14 times; Al-Kafeel: once.

Evidence: "Enough is Allah as a disposer of affairs." (Surat An-Nisaa', 4:81);

"...you have made Allah your guarantor." (Surat An-Nahl, 16:91)



Al-Kaafee

کافی۔ کفایت کرنے والا

The All Sufficient

المعنى: كفايته سبحانه لجميع عباده في رزقهم وتدبير أمورهم وإصلاح شؤونهم، وكفايته لأوليائه المؤمنين برعايتهم وتأيدهم.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۚ ﴾ [الزمر: ٣٦].

معنى: جو تمام بندوں کے رزق، ان کے معاملات چلانے اور ان کے مسائل کی اصلاح کے لئے کافی ہے اور جو اپنے مؤمن بندوں کی رعایت اور تائید کے لئے بھی کافی ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۚ۔ (سورة الزمر: ۳۶)۔

ترجمہ: ”کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے۔“

Meaning: He is sufficient for all His creation. He sufficiently provides for His slaves, manages their affairs and sets right their condition. He is sufficient for His righteous servants, whom He cares for and grants assistance, support and victory.

Occurrence: once.

Evidence: “Is Allah not sufficient for His servants?” (Surat Az-Zumar, 39:36)



Al-Samad

بے نیاز

The Eternal One

المعنى: السيد الكامل السَّوَدُّ، الذي يقصده الخلق ويصمدون إليه في حوائجهم وما ينزل بهم، وتقصده القلوب بالرجبة والرغبة.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿اللَّهُ الصَّمَدُ﴾ [الإخلاص: ٢].

معنى: ایسا آقا جو اپنی آقائی میں کامل ہے۔ جس کا مخلوق قصد کرتی ہے اور اپنی حوائج و مصائب میں اسی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور لوگوں کے دل جس کا رغبت اور خوف کے ساتھ قصد کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ ہی آیا ہے۔

الشاهد: اللَّهُ الصَّمَدُ۔ (سورة الاخلاص: ۲)۔

ترجمہ: ”اللہ بے نیاز ہے۔“

Meaning: He is the Master with absolute sovereignty to whom all His creatures turn for their needs and for whatever happens to them, and to whom all hearts turn, hoping for His mercy and fearing His punishment.

Occurrence: once.

Evidence: “Allah, the Eternal (As-Samad).” (Surat Al-Ikhlaas, 112: 2)

المعنى: المتكفل بالرزق العام لجميع الخلائق، وبرزق خاص بعباده المؤمنين، هو الإيمان به سبحانه والعلم النافع، والرزق الحلال، والرزاق يدل على كثرة رزقه لخلقه.

الورود: ورد اسم الرازق (٥) مرات، أما اسم الرزاق فورد مرة واحدة.

الشاهد: ﴿وَأَرْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّزُقِينَ﴾ [المائدة: ١١٤]، ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ [الذاريات: ٥٨].



Ar-Raaziq

Ar-Razaaq

رزق دینے والا

روزی رساں

The Provider
The Sustainer

معنی: جو تمام مخلوق کے عام رزق کا ذمہ دار ہے۔ اور مومن بندوں کے خاص رزق کا بھی وہی کفیل ہے وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لانا علم نافع اور رزق حلال ہے اللہ تعالیٰ کا نام (الرزاق) اسکے مخلوق کو کثرت سے رزق عطا کرنے پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: اللہ تعالیٰ کا نام (الرازق) قرآن کریم میں (٥) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (الرزاق) صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَأَرْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّزُقِينَ﴾ (سورة المائدة : ١١٣)۔ ترجمہ: ”اور تم ہم کو رزق عطا فرمادے اور

تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔“ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔ (الذاريات : ٥٨)

ترجمہ: ”اللہ تو خود ہی سب کا روزی رساں تو انائی والا اور زور آور ہے۔“

Meaning: He takes it upon Himself to provide sustenance to all His creatures without exception. He also takes it upon Himself to grant, with His immense mercy and grace, His righteous servants, special provision, namely, blessings of faith and lawful earnings. The word Ar-Razaaq points to His abundant provision and plentiful sustenance.

Occurrence: Ar-Raaziq: 5 times; Ar-Razaaq: once.

Evidence: “Provide for us; for You are the best of providers.” (Surat Al-Maa'idah, 5:114) “Allah is the great Sustainer, the Mighty One, the Invincible (Surat Adh-Dhariyaat, 51:58)



Al-Fattaah

کھولنے والا

The Superb Arbiter
The Opener

المعنى: الحاكم بين عباده، الذي يفتح أبواب الرزق والرحمة لهم، ويفتح المنغلق عليهم من أمورهم وأسبابهم.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴾ [سبا: ٢٦].

معنى: جو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ جو ان کے لئے رزق اور رحمت کے دروازے کھولتا ہے۔ اور بندوں پر ان امور اور اسباب کو کھولتا ہے جو ان کے لئے بند ہوتے ہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: ﴿ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴾ (سورة سبا: ٢٦)

ترجمہ: ”وہ فیصلہ چکانے والا ہے اور جاننے والا ہے

Meaning: He judges between His servants, opens the doors of sustenance and mercy for them, as well as the doors closed in their faces and thus makes things easy for them.

Occurrence: once.

Evidence: “And He is the All-Knowing Superb Arbiter.” (Surat Saba’, 34:26)



Al-Mubeen

واضح کرنے والا

The Evident

المعنى: البين أمره في وجوده ووحدانيته، بظهور الأدلة عليها، وهو الذي يُظهر الحق للخلق ويبينه لهم.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ﴾ [النور: ٢٥].

معنى: جس کا معاملہ وجود اور وحدانیت میں واضح ہے کیونکہ اس پر دلائل ظاہر ہیں۔ وہی مخلوق کیلئے حق کو ظاہر کرتا ہے اور حق کو ان کیلئے بیان کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: ﴿وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ﴾۔ (سورۃ النور: ۲۵)۔

ترجمہ: اور وہ جان لینگے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی ظاہر کرنے والا ہے۔

Meaning: He is the One whose Oneness is evident with the proofs supporting it. He is the One who makes the truth evident to His slaves and conveys it to them.

Occurrence: once.

Evidence: "...And they will realise that Allah is the [very] Truth, that makes all things manifest." (Surat An-Noor, 24:25)



Al-Hadee

رہنما

The Guide

المعنى: الذي ألهم الخلق معرفته وربوبيته، وأرشدهم إلى مصالحهم، وكسب أرزاقهم، وهو الذي دل الخلق على طريق الخير والشر، ووفق من شاء منهم إلى صراطه المستقيم هداية التوفيق والإلهام.

الورود: ورد مرتين في القرآن.

الشاهد: ﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾ [الفرقان: ٣١].

معنى: جس نے مخلوق کو اپنی معرفت اور ربوبیت کا الہام کیا۔ اور انہیں ان کے مصالح کی طرف اور رزق کمانے کی طرف رہنمائی کی ہے، اور وہی ہے جس نے مخلوق کو خیر و شر کے راستے کی رہنمائی کی ہے۔ اور ان میں سے جس کو چاہا صراطِ مستقیم کی توفیق عطا کی، ہدایت توفیق والہام کی۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾۔ (سورة الفرقان: ۳۱)۔

ترجمہ: ”اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔“

Meaning: He is the One who helps His creation to get to know Him as being their Lord and Creator, guides them to whatever is in their best interests and to earn their livelihoods. He shows people the path of good and the path of evil and guides to His Right Path whomever of them He wills.

Occurrence: twice.

Evidence: “Your Lord suffices as a guide and as a helper.” (Surat Al-Furqaan, 25:31)



*Al-Hakam
Khayr-ul-Haakimeen*

حاکم۔ سب سے اچھا
فیصلہ کرنے والا

The Judge
The Best of Judges

المعنى: الذي يحكم بين عباده في الدنيا والآخرة بعدله وقسطه، في شرعه وقدره وجزائه.

الورود: ورد اسم الحكم مرة واحدة، أما اسم خير الحاكمين فقد ورد (٥) مرات.

الشاهد: ﴿أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكْمًا﴾ [الأنعام: ١١٤]، ﴿وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ﴾ [يونس: ١٠٩].

معنى: جو اپنے بندوں کے درمیان دنیا اور آخرت میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرتا ہے۔ اس کی شرع، تقدیر اور جزاء میں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: اللہ تعالیٰ کا نام (الحکم) قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔ البتہ (خیر الحاکمین) قرآن کریم میں (٥) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: ﴿أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكْمًا﴾ (سورة الأنعام: ١١٤)

ترجمہ: ”تو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنیوالے کو تلاش کروں۔ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (سورة يونس: ١٠٩)۔“
ترجمہ: ”وہ سب فیصلہ کرنیوالوں میں اچھا ہے۔“

Meaning: He is the One who judges amongst His slaves, in this life and in the hereafter, with absolute fairness and equity, based on (1) His universal will, (2) His religious legislation and (3) His reward and punishment.

Occurrence: Al-Hakam: once; Khayr-ul-Haakimeen: 5 times.

Evidence: “Shall I then seek a judge other than Allah?” (Surat An-An'aam: 6:114); “...and He is the Best of Judges.” (Surat Yoonus, 10:109)



Ar- Raóof

شفقت کرنے والا

The Most
Compassionate

المعنى: ذو الرأفة، وهي أعلى معاني الرحمة، والرأفة عامة لجميع الخلق في الدنيا ولبعضهم في الآخرة.

الورود: ورد في القرآن (١٠) مرات.

الشاهد: ﴿إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [البقرة: ١٤٣].

معنى: شفقت والا۔ شفقت رحمت کا اعلیٰ ترین معنی ہے اور یہ شفقت دنیا میں تمام مخلوق کیلئے ہے۔ البتہ آخرت میں بعض مخلوق (صرف اہل ایمان) کیلئے ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (١٠) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ (سورة البقرة: ١٣٣)۔

ترجمہ: ”یقیناً اللہ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کر نیوالا ہے۔“

Meaning: He bestows mercy upon His servants and is compassionate towards them. The attribute of ra ,fah (compassion), from which this name is derived, is the highest form of mercy (rahmah), and He bestows it upon all His creation in this world and upon some of them in the hereafter.

Occurrence: 10 times.

Evidence: “Allah is Most Compassionate and Most Merciful to mankind.” (Surat Al-Baqarah, 2:143)



Al-Wadood

محبت کرنے والا

The Most Loving

المعنى: الذي يُحِبُّ أنبياءه ورسله وأتباعهم ويحبونه، وهو المحبوب الذي يستحق أن يكون أحب إلى العبد من نفسه وولده وجميع محبوباته.

الورود: ورد مرتين في القرآن.

الشاهد: ﴿ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴾ [هود: ٩٠].

معنى: جو اپنے انبیاء اور رسولوں اور ان کے پیروکاروں سے محبت کرتا ہے، اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ ایسا محبوب ہے جو بندے کے نفس، اس کی اولاد اور اس کی تمام محبوب اشخاص سے زیادہ محبت کا مستحق ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: ﴿ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴾ (سورة هود: ٩٠)۔

ترجمہ: ”میرا رب بڑی مہربانی والا اور محبت کرنے والا ہے“

Meaning: Allah loves His prophets, messengers and obedient servants who also love him. He is the most beloved, who deserves to be loved with all our hearts and better than ourselves, better than our children, and better than everyone and everything else we love and cherish.

Occurrence: 2 times.

Evidence: “Surely, my Lord is Most Merciful, Most Loving.” (Surat Hud, 11:90)



Al-Barr

مہربان

The Source of All Goodness

المعنى: مُسْبِغُ النعم الظاهرة والباطنة، فلا يستغني مخلوق عن إحسانه وبره طرفة عين، يضاعف ثواب المحسن من المسلمين، ويصفح ويتجاوز عن المسيء منهم، وهو الصادق في وعده.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴾ [الطور: ٢٨].

معنى: جو اپنی ظاہری و باطنی نعمتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ پس مخلوق اس کے احسان اور انعام سے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ جو مسلمانوں میں سے محسنوں کا ثواب دوگنا کرتا ہے۔ اور ان میں سے خطاکاروں کو معاف کرتا ہے۔ اور وہ اپنے وعدے میں سچا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴾۔ (سورة الطور: ۲۸)۔

ترجمہ: ”بے شک وہ محسن اور مہربان ہے۔“

Meaning: Allah showers His apparent and hidden blessings upon His slaves. All His creation totally depends on Him at all times and cannot do without His absolute kindness. He multiplies the rewards of the righteous among the Muslims and forgives the wrongdoers among them, and His promise is true.

Occurrence: once.

Evidence: “Truly, He is The Source of Goodness, The Compassionate.” (Surat At-Tur, 52:28)



Al-Haleem

بردار

The All-Forbearing

المعنى: أنه عز وجل ذو أناة، لا يعجل على عباده بعقوبتهم على ذنوبهم ويمهلهم كي يُنِيبوا، وهو قادر على مؤاخذتهم.

الورود: ورد في القرآن (١١) مرة.

الشاهد: ﴿ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴾ [آل عمران: ١٥٥].

معنى: (سبحانه وتعالى) بردباری والا ہے۔ جو اپنے بندوں کے گناہوں پر ان کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ انہیں مہلت دیتا ہے تاکہ وہ توبہ کر لیں، حالانکہ وہ ان کا مؤاخذہ کرنے پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔
قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (١١) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔ (سورة آل عمران: ١٥٥)
ترجمہ: ”بلاشبہ اللہ بخشنے والا اور تحمل والا ہے“

Meaning: Allah is so patient and forbearing that He does not punish His slaves for any sin they commit; rather, He gives them the opportunity to make amends and turn to Him in repentance. He forgives them, in His infinite mercy, even though He can punish them for the sins they commit.

Occurrence: 11 times

Evidence: “Allah is Ever-Forgiving, All-Forbearing.” (Surat Aal-'Imraan: 3:155)



*Al- Ghafoor
Al- Ghaffaar
Ghaafir-udh-Dhanb*

بخشنے والا

بڑا معاف کرنے والا

گناہ بخشنے والا

The Ever Forgiving
The Most Forgiving
The Forgiver of Sins

المعنى: الذي يغفر الذنوب ويتوب على كل من يتوب، الستار لذنوب عباده والمسدل عليهم ثوب عطفه ورأفته، والغفار: دال على كثرة مغفرته.

الورود: ورد اسم الغفور (٩١) مرة، أما اسم الغفار فورد (٥) مرات، واسم غافر الذنب مرة واحدة.

الشاهد: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ [الشورى: ٥]، ﴿هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَرُ﴾

[الزمر: ٥]، ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾ [غافر: ٣].

معنى: جو گناہوں کی بخشش کرتا ہے۔ اور ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو اپنے بندوں کے گناہوں کو چھپاتا ہے۔ اور ان پر اپنی شفقت اور مہربانی کی چادر نچھاور کرتا ہے۔ اور غفار ایسا نام ہے جو کثرت مغفرت پر دلالت کرتا ہے

قرآن کریم میں اس کا ذکر: اللہ تعالیٰ کا نام (الغفور) قرآن کریم میں (٩١) مرتبہ آیا ہے۔ البتہ (الغفار) قرآن کریم میں (٥) مرتبہ آیا ہے۔ اور (غافر الذنب) نام قرآن کریم میں (١) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (سورة الشورى: ٥)۔ ترجمہ: ”خوب سمجھ رکھو کہ اللہ ہی معاف فرمانیوالا رحمت والا ہے۔“ ﴿هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ﴾ (سورة الزمر: ٥)۔ ترجمہ: وہ زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾ (سورة غافر/مومن: ٣)۔ ترجمہ: گناہ کا بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے

Meaning: He is the One who forgives sins and accepts the repentance of all those who turn to Him; He conceals the sins of His servants, shows never-ending compassion to them and lavishes kindness on them. The word Al-Ghaffaar points to His immense and constant forgiveness of sins.

Occurrence: Al-Ghafoor: 91 times; Al-Ghaffaar: 5 times; Ghaafir-udh-Dhanb: once.

Evidence: “Allah is the Ever-Forgiving, the Most Merciful.” (Surat Ash-Shooraa 42:5); “Is He not indeed the Almighty, the Endlessly Forgiving?” (Surat Az-Zumar, 39:5); “The Forgiver of sin, the Acceptor of repentance...” (Surat Ghaafir, 40:3)

المعنى: الذي يصفح عن الذنوب، ويتجاوز عنها، وهو الذي له العفو الشامل الذي وسع ما يصدر من عباده من الذنوب، ولا سيما إذا أتوا بما يوجب العفو من توحيد خالص أو توبة أو استغفار أو عمل صالح.

الورود: ورد في القرآن (٥) مرة.

الشاهد: ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوءًا غَفُورًا﴾ [النساء: ٤٣].

معنى: جو گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور ان سے تجاوز کرتا ہے۔ وہی ہے جس کیلئے عفو شامل ہے جو عفو اس کے تمام بندوں کے گناہوں سے بڑا وسیع ہے۔ خاص کر جب وہ ایسے اعمال ساتھ لے آئیں جو گناہوں کے معاف کرنے کا سبب بنیں جیسے توحید خالص، توبہ و استغفار اور عمل صالح۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٥) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوءًا غَفُورًا﴾۔ (سورة النساء: ٤٣)۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ معاف کرنیوالا۔ بخشنے والا ہے۔“

Meaning: He forgives sins and overlooks the transgression of wrongdoers and gives general pardon that erases all sins committed by His servants, especially if they do something that is bound to bring about His forgiveness, such as sincerely declaring His Oneness, seeking His forgiveness, turning to Him in repentance and doing righteous deeds.

Occurrence: 5 times.

Evidence: “Allah is Ever-Pardoning, Ever-Forgiving.” (Surat An-Nisaa’, 4:43)



Al-Afuww

معاف کرنیوالا

The Ever Pardoning



At-Tawwaab

توبہ کی توفیق دینے والا

The Accept of
Repentance

المعنى: هو الذي يرزق من شاء الإنابة والتوبة إليه، والإقبال عليه بعد المعصية، ويقبل ذلك منهم ويعفو ويصفح.

الورود: ورد في القرآن (١١) مرة.

الشاهد: ﴿إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحجرات: ١٢].

معنى: جو اپنی مرضی سے جس کو چاہے اپنی طرف آنے اور توبہ کرنے کی توفیق بخشتا ہے اور گناہ کے بعد اپنی طرف لوٹنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور ان بندوں سے یہ سب قبول کرتا ہے اور ان کو معاف کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔ (سورة الحجرات: ١٢)۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے

Meaning: He is the One who helps His slaves repent and submit completely to Him after turning to Him, and then He accepts their repentance and pardons their sins.

Occurrence: 11 times

Evidence: “Allah is Ever-Returning, Most Merciful.” (Surat Al-Hujuraat, 49:12)



Al-Kareem

Al-Akram

بڑا زیادہ خیر والا

بڑا خیر والا

The Most Gracious
The Most Bountiful

المعنى: الكريم أي كثير الخير عظيم النفع، الذي يتبرع بالإحسان من غير جزاء،
والأكرم: كثير الخير، الذي لا يوازيه كريم.

الورود: ورد اسم الكريم (٢) مرات، أما اسم الأكرم فورد مرة واحدة.

الشاهد: ﴿ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴾ [الإنفطار: ٦]، ﴿ أَقْرَأُ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴾ [العلق: ٦].

معنى: الكريم کے معنی ہیں: جس کے پاس بہت زیادہ خیر ہے اور بڑا فائدہ ہے۔ جو بغیر کسی جزاء و عوض کے احسان کرتا ہے۔

الاکرم کے معنی ہیں: جو بہت خیر والا ہے، جس کے برابر کوئی کریم نہیں ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: اللہ کا نام (الکريم) قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ (الاکرم) نام قرآن کریم میں (١) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: ﴿ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴾۔ (سورة الانفطار: ٦)۔ **ترجمہ:** ”تجھے اپنے کریم رب سے کسی چیز نے بہکایا۔
﴿ أَقْرَأُ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴾۔ (سورة العلق: ٣)۔ **ترجمہ:** ”تو پڑھتا رہ۔ تیرا رب بڑا کرم والا ہے۔“

Meaning: Al-Kareem is the One who gives His slaves abundantly and benefits them immeasurably, the One who bestows blessings on His slaves even before they become deserving of them and the One who gives without measure and without being asked. Al-Akram is the Most Bountiful whose generosity is matchless.

Occurrence: Al-Kareem: 3 times; Al-Akram: once.

Evidence: “O mankind, what has deceived you concerning your Lord, the Most Gracious?” (Surat Al-Infitaar, 82:6); “Read! And your Lord is the Most Bountiful.” (Surat Al-‘Alaq, 96:3)



*Ash-Shaakir
Ash-Shakoor*

قدر دان
بڑا قدر دان

The Thankful
The Grateful

المعنى: الذي يشكر اليسير من الطاعة فيُثيبُ عليه الكثير من الثواب، ويعطي الجزيل من النعمة فيرضى باليسير من الشكر.

الورود: ورد اسم الشاكر مرتين، أما اسم الشكور فورد (٤) مرات.

الشاهد: ﴿ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴾ [التغابن: ١٧]، ﴿ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴾ [البقرة: ١٥٨].

معنى: جو بندے کی طرف سے تھوڑی سی اطاعت بھی قبول کرتا ہے اور اس پر بہت زیادہ ثواب عطا کرتا ہے۔ اور جو بہت زیادہ نعمت عطا کرتا ہے اور تھوڑے سے شکر پر بھی راضی ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: (الشاكر) یہ نام قرآن کریم میں (۲) مرتبہ آیا ہے۔ البتہ (الشكور) قرآن کریم میں (۴) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴾ - (سورة التغابن: ١٧) - ترجمہ: ”اللہ بڑا قدر دان بڑا بردباد ہے۔“
﴿ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴾ - (سورة البقرة: ١٥٨) - ترجمہ: ”اللہ قدر دان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے۔“

Meaning: He frequently blesses and rewards His obedient servants abundantly and is pleased with little gratitude from His servants in return for His countless blessings.

Occurrence: Ash-Shaakir: twice; Ash-Shakoor: 4 times.

Evidence: “Allah is Grateful and Ever Forbearing.” (Surat At-Taghaabun, 64:17); “Surely, Allah is Thankful, All Knowing.” (Surat al-Baqarah, 2:158)



As-Samee

سننے والا

The All-Hearing

المعنى: الذي أحاط سمعه بكل سرّ ونجوى، الذي يسمع أقوال عباده وما ينطق به خلقه، فلا يخفي عليه شيء، وهو السميع الذي يستجيب للسائلين.

الورود: ورد في القرآن (٤٥) مرة.

الشاهد: ﴿وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ [الشورى: ١١].

معنى: جس کی سماعت نے ہر راز اور سرگوشی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جو اپنے بندوں کے اقوال اور اپنی مخلوق کی باتیں سنتا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ ایسا سننے والا ہے جو مانگنے والے کو استجابت کرتا ہے

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۴۵) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (سورة الشورى: ١١)۔

ترجمہ: ”وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

Meaning: Allah hears and is aware of all secrets without exception. He hears everything people say and whatever His creation utters. Nothing is hidden from Him, and He is the All-Hearing who answers the prayer of those who pray to Him.

Occurrence: 45 times.

Evidence: “He is the All-Hearing, the All-Seeing.” (Surat Ash-Shooraa, 42:11)



Al-Baseer

دیکھنے والا

The All-Seeing

المعنى: الذي أحاط بصره بجميع المبصرات مهما خفيت وصغرت، الخبير بالأشياء، المطلع عليها.

الورود: ورد في القرآن (٤٢) مرة.

الشاهد: ﴿إِنَّهُ يَعْلَمُ خَيْرًا بِصِيرٍ﴾ [الشورى: ٢٧].

معنى: جس کی بصارت نے تمام دیکھنے والی چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے چاہے وہ کتنی ہی پوشیدہ اور چھوٹی کیوں نہ ہوں۔ وہ تمام چیزوں کی خبر رکھنے والا اور ان پر اطلاع رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۴۲) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: ﴿إِنَّهُ يَعْلَمُ خَيْرًا بِصِيرٍ﴾ (سورة الشورى: ۲۷)۔

ترجمہ: ”اپنے بندوں سے پورا خبردار ہے اور خوب دیکھنے والا ہے۔“

Meaning: He is the One whose sight encompasses everything that is conceivable, hidden or apparent, no matter how hidden or small it may be.

Occurrence: 42 times.

Evidence: “Surely, He is aware of and sees His servants.” (Surat Ash-Shoora: 42:27)



Ash-Shaheed

گواہ

The Witness

المعنى: الذي لا يغيب عنه شيء، ولا يعزب عنه مثقال ذرة في الأرض ولا في السماء، بل هو مطلع على كل شيء، مشاهد له، علیم بتفاصيله.

الورود: ورد في القرآن (١٨) مرة.

الشاهد: ﴿وَكَفَى بِاللّهِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ١٦٦].

معنى: جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اور نہ زمین و آسمان میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے، بلکہ وہ ہر چیز کی اطلاع رکھنے والا، اس کا مشاہدہ کرنے والا اور اس کی تفصیل کو جاننے والا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱۸) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: وَكَفَى بِاللّهِ شَهِيدًا۔ (سورة النساء: ۱۶۶)

ترجمہ: ”اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔“

Meaning: He is the One who is aware of everything and knows it in detail, the One from whom nothing the weight of an atom on earth or in heaven is hidden.

Occurrence: 18 times.

Evidence: "Allah is sufficient as a witness." (Surat An-Nisaa', 4:79)



Ar-Raqeeb

نگهبان

The Ever Watchful

المعنى: الحافظ الذي لا يغيب عنه شيء، الذي أحاط سمعه بالمسموعات، وبصره بالمبصرات، وأحاط علمه بكل شيء، فلا تخفى عليه خافية.

الورود: ورد في القرآن (٣) مرات.

الشاهد: ﴿وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا﴾ [الأحزاب: ٥٢].

معنى: ایسا نگهبان جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ جسکی سماعت نے تمام سنی جانے والی چیزوں کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس کی بصارت نے تمام دیکھی جانی والی چیزوں کا احاطہ کیا ہوا ہے، اور اس کے علم نے تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ غرض اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا﴾۔ (سورة الاحزاب: ٥٢)۔

ترجمہ: ”اور اللہ ہر چیز کا نگهبان ہے۔“

Meaning: He is the One whose hearing, seeing and knowledge encompass everything and the One from whom nothing is hidden.

Occurrence: 3 times.

Evidence: “Allah is ever Watchful over all things.” (Surat Al-Ahzaab, 33:52)

المعنى: القريب من كل أحد بعلمه، وإحاطته، والقريب من عابديه، وسائليه ومحبيه بالنصر والتأييد، وإجابة دعوتهم.

الورود: ورد في القرآن (٣) مرات.

الشاهد: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ [البقرة: ١٨٦].

معنى: جو اپنے علم کے ذریعے ہر ایک کے قریب ہے۔ اور ہر ایک کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جو اپنے بندوں کے قریب ہے۔ اور اپنے مانگنے والوں اور محبت کرنے والوں کے قریب ہے، ان کی مدد اور تائید کرنے اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے کی شکل میں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾۔ (سورة البقرة ١: ١٨٦)۔

ترجمہ: ”اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت قریب ہوں۔“

Meaning: He is close to everyone because of His immense knowledge and constant observation and awareness. He is also close to those of His slaves who worship Him, invoke Him and love Him, and He gives them the assistance and support they need and answers their prayers.

Occurrence: 3 times.

Evidence: "And when My servants ask you concerning Me, then surely I am very near; I answer the prayer of the supplicant when he calls on Me." (Surat Al-Baqarah, 2:186)



Al-Qareeb

قريب

The one who
is ever near



Al-Mujeeb

قبول کرنیوالا

The Ever
Responsive

المعنى: الذي يقابل الدعاء والسؤال بالعطاء والقبول والاستجابة سبحانه وتعالى.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ﴾ [هود: ٦١].

معنى: جو (سبحانہ و تعالیٰ) دعاء اور سوال کے بدلے عطا، قبولیت اور استجابت دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ۔ (سورة هود: ٦١)۔

ترجمہ: ”بے شک میرا رب قریب اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔“

Meaning: Allah favourably responds to the supplications and requests of His slaves. He answers their supplications and grants their requests.

Occurrence: once.

Evidence: “Indeed, my Lord is Ever Near, ready to answer.” (Surat Hud, 11:61)



Al-Muheet

احاطہ کرنے والا

The All-Encompassing

المعنى: الذي لا يغيب عنه علم شيء، وأحاط بكل شيء علماً، وأحصى كل شيء عدداً.

الورود: ورد في القرآن (٨) مرات.

الشاهد: ﴿أَلَا إِنَّهُمْ فِي مَرِيَّةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَّا يَنْتَهُوا﴾ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿

[فصلت: ٥٤].

معنى: جس سے کسی چیز کا علم پوشیدہ نہیں اور جس نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر چیز کو گن لیا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٨) مرتبہ آیا ہے۔

الشاهد: ﴿أَلَا إِنَّهُمْ فِي مَرِيَّةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَّا يَنْتَهُوا﴾ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ۔

(سورة خم سجدہ: ٥٣)۔

ترجمہ: ”یقین جانو کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں یاد رکھو اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔“

Meaning: He is the One from whom nothing is hidden. He encompasses everything with His knowledge and keeps strict count of all things.

Occurrence: 8 times.

Evidence: "...And Allah encompasses the unbelievers." (Surat Al-Baqarah, 2:19)



Al-Haseeb

حساب لینے والا

The Reckoner

المعنى: کا فی المتوکلین، العليم بعباده، يحفظ أعمالهم ويجازيهم بمقتضى حكمته وعلمه، وهو حسب المؤمنين وكافيهم.

الورود: ورد في القرآن (٣) مرات.

الشاهد: ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾ [النساء: ٦].

معنى: جو توکل کرنے والوں کیلئے کافی ہے۔ اپنے بندوں کا علم رکھنے والا ہے۔ جو ان کے اعمال کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی حکمت اور علم کے مطابق ان کی جزاء دیتا ہے۔ اور وہ مؤمنین کیلئے کافی ہے۔
قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾ - (سورة النساء: ٦)۔
ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے واسطے کافی ہے“

Meaning: Allah is sufficient for those who rely on Him, is aware of His slaves and will take account of their actions and reward them or punish them accordingly in His immense wisdom and absolute knowledge. He is sufficient for the believers.

Occurrence: 3 times.

Evidence: "Allah is sufficient as a Reckoner." (Surat An-Nisaa': 4:6)



Al-Ghaniyy

بے نیاز

The Self-Sufficient

المعنى: الغني بذاته، الذي لا يحتاج إلى أحد في شيء، وكل أحد محتاج وفقير إليه.

الورود: ورد في القرآن (١٨) مرة.

الشاهد: ﴿سُبْحَنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ﴾ [يونس: ٦٨].

معنى: جو اپنی ذات کے اعتبار سے ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ جو کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں ہے اور ہر کوئی اس کا محتاج اور حاجت مند ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۸۱) مرتباً آیا ہے۔

شاهد: سُبْحَنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ - (سورة يونس: ٦٨)۔

ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے“

Meaning: Allah is not in need of His creation. He does not stand in need of anyone at all, while His creation is in need of Him.

Occurrence: 18 times.

Evidence: “Glory be to Him! He is self-sufficient.” (Surat Yoonus, 10:68)



Al-Wahhaab

فياض

The Ever Giving

المعنى: الذي وسع الخلق جوده، يهب ما يشاء لمن يشاء، ومن ذلك الهداية والرزق والشفاء.

الورود: ورد في القرآن (٢) مرات.

الشاهد: ﴿أَمْرٌ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ﴾ [ص: ٩].

معنى: جسکی جو دوسخاوت تمام مخلوق کیلئے وسیع ہے۔ جو جسے جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ان عطا کردہ چیزوں میں ہدایت۔ رزق اور شفاء بھی شامل ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (٣) مرتبہ آیا ہے۔

شاہد: أَمْرٌ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ۔ (سورة ص: ٩)۔

ترجمہ: ”یا کیا ان کے پاس تیرے زبردست فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں۔“

Meaning: Allah is so generous that His immense generosity reaches all His slaves. He grants whatever he wills to whomever He wills. This includes guidance to His true religion, sustenance and cure from diseases.

Occurrence: 3 times.

Evidence: “Or do they possess the treasures of the mercy of your Lord, the All Mighty, the Ever Giving?” (Surat Saad, 38:9)



Al-Muqet

قدرت رکھنے والا
رزق عطا کرنے والا

The Maintainer
The One Who
Has Power
Over Everything

المعنى: القدير، ومُعطي القوت، فالمقيت سبحانه يقدّر حاجة الخلائق بعلمه، ثم يسوقها إليهم بقدرته، ليقيتهم بها ويحفظهم.

الورود: ورد مرة واحدة في القرآن.

الشاهد: ﴿وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقَيِّتًا﴾ [النساء: ٨٥].

معنى: جو قدرت والا اور رزق عطا کرنے والا ہے۔ مقيت وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق مخلوق کی ضروریات کا اندازہ کرتا ہے۔ پھر اپنی قدرت سے ان ضروریات کو مخلوق تک پہنچاتا ہے، تاکہ انہیں رزق پہنچائے اور ان کی حفاظت کرے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں (۱) مرتبہ آیا ہے۔

شاهد: ﴿وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقَيِّتًا﴾۔ (سورة النساء: ۸۵)۔

ترجمہ: ”اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

Meaning: He has power over all things and is the One who provides sustenance. Allah decrees the needs of His creation, in His immense knowledge, and then provides them with whatever they need according to His will and thus preserves them with whatever He grants them.

Occurrence: once.

Evidence: “Allah has power over everything.” (Surat An-Nisaa’, 4:85)



*Al-Qaabidh
Al-Baasit*

تنگی کرنیوالا
کشادہ کرنیوالا

The Withholder
The Expander

المعنى: القابض للأرزاق والأرواح والنفوس، والباسط للأرزاق والرحمة والقلوب، والباسط يديه بالتوبة للمؤمنين.

وهذه الأسماء الكريمة من المتقابلات التي لا ينبغي أن يفرد أحدها عن قرينه.

الورود: لم يرد هذان الاسمان في القرآن الكريم، ووردا في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (إن الله هو المسعّر، القابض الباسط). (أخرجه الترمذي).

معنى: جوارزاق۔ ارواح اور نفوس کو قبض کرتا ہے۔ اور جس نے ارزاق۔ رحمتوں اور دلوں کو پھیلا یا ہوا ہے اور اپنے ہاتھوں کو مؤمنین کے توبہ کیلئے پھیلا یا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے یہ نام متقابلات میں سے ہیں جن کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ دونوں نام قرآن کریم میں نہیں آئے ہیں بلکہ سنت مطہرہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

الشاهد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: (ان اللہ هو المسعر۔ القابض الباسط)۔ (ترمذی)۔

اللہ تعالیٰ قیمت مقرر کرنے والا ہے وہ تنگی کرنے والا کشادہ کرنے والا ہے

Meaning: The Withholder is the One who takes away souls, provision and whatever He pleases, and the Expander is the One who gives provision, mercy and whatever He wishes. He is also the One who stretches out His Hands so that the believers may repent and turn to Him. These two names are among those names of Allah which always come together, for absolute perfection is realised in their combination, and they cannot be used separately.

Occurrence: These names are not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "Allah is the one Who fixes prices and who withholds and gives abundantly." (Reported by At-Tirmidhee and Abu Daawood)



*Al-Muqaddim
Al-Muakh-Khir*

آگے۔ پیچھے کرنیوالا

The Advancer,
The Delayer

المعنى: المنزل للأشياء منازلها، يقدم ما شاء منها ويؤخر ما شاء بحكمته وعدله. قدر المقادير قبل أن يخلق الخلق، وقدم من شاء بالتوفيق إلى مقامات السابقين، وأخر من شاء بحكمته وعدله، لا مقدم لما أخر ولا مؤخر لما قدم.

الورود: لم يردا في القرآن الكريم، ووردا في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (... أنت المقدم وأنت المؤخر). (أخرجه البخاري).

معنى: جو تمام چیزوں کو انکی صحیح جگہوں پر اتارنے والا ہے۔ ان میں سے جس چیز کو چاہتا ہے آگے کرتا ہے اور اپنی حکمت اور عدل سے جس چیز کو چاہتا ہے پیچھے کرتا ہے جس نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے تقدیر لکھی۔ جسے چاہا توفیق دیکر سابقین کے مقامات تک پہنچایا اور جسے اپنی حکمت و عدل سے چاہا اے پیچھے رکھا۔ وہ جسے پیچھے رکھے اے کوئی آگے نہیں کر سکتا ہے اور جسے آگے رکھے اے کوئی پیچھے نہیں کر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں ان کا ذکر؟ یہ نام قرآن کریم میں نہیں تاہم سنت مطہرہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (انت المقدم وانت المؤخر)۔

ترجمہ: ”تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔“ (البخاری، ۶۳۱۷، مسلم ۲۷۱۹)

Meaning: He places things where they should exactly belong. He advances and postpones whatever He pleases in His infinite wisdom and absolute justice. He decreed everything before He created the creation. He promotes whomever He wills to the higher positions of the righteous predecessors and delays and holds back whomever he wills, in His absolute wisdom and justice. No one can advance whatever He delays, nor delay whatever He advances.

Occurrence: These names are not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "...You (i.e. Allah) are the Advancer and You are the Delayer..." (Reported by Al-Bukhaaree and Muslim)



Ar-Rafeeq

مہربان - دوست

The Most Gentle

المعنى: (الرفيق) في خلقه وشرعه وجزائه، خلق الخلق وشرع الأحكام بالتدرج شيئاً فشيئاً بحسب حكمته، وعلى وجه السعة واليسر ومناسبة العباد، وهو الذي يعامل العباد بالرفق واللين.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (إن الله رفيق يحب أهل الرفق. وإن الله يعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف). (أخرجه أحمد).

معنى: جو مہربان ہے پیدا کرنے میں، شرع بنانے میں اور جزاء دینے میں۔ جس نے مخلوق کو پیدا کیا اور ان کیلئے احکام کو تدریج کے ساتھ اپنی حکمت کے مطابق بنایا۔ جن احکام میں وسعت اور آسانی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بندوں کیلئے مناسب بھی ہیں۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آتا ہے۔

قرآن کریم میں اسکا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں تو نہیں آیا ہے۔ تاہم اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

الشاهد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ان الله رفيق يحب اهل الرفق - وان الله يعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف (مسند احمد ۲: ۱۷۳، بخاری ۶۹۲۷، مسلم ۲۱۶۵/۲۵۹۳)۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ رفیق (مہربان) ہے اور رفق والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رفق پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا ہے۔“

Meaning: Allah is gentle in His actions, His legislation and His judgement. He created the creation and legislated laws in gradual stages with His immense wisdom and in such a way as to make these laws appropriate and simple for his servants. Ar-Rafeeq also means the One who treats His servants with kindness and leniency.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, said, "Allah is gentle and loves those who are gentle. He gives for gentleness that which He does not give for harshness." (Reported by Ahmad)

المعنى: الذي يجود بالنوال قبل السؤال، يمن على عباده بإحسانه وإنعامه عليهم، وعلى أوليائه بالهداية والتوفيق والإيمان.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (.. اللهم إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت المنان). (أخرجه الترمذي وأبو داود).

معنى: جو سوال کرنے سے پہلے دیتا ہے۔ جو اپنے بندوں پر اپنے احسان سے اور ان پر انعام کرنے سے ان پر احسان کرتا ہے۔ اور اپنے دوستوں پر ہدایت و توفیق اور ایمان سے احسان کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا تاہم اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اللهم اني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا انت المنان)۔ (ترمذی ۳۵۴۳۔ ابوداؤد: ۱۴۹۵۔ صحیح نسائی: ۱۲۹۹)۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے لئے حمد ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو منان ہے (احسان کرنے والا)“

Meaning: He is the One who graciously gives favours and gifts even before He is asked. He is the One who shows kindness to His creation by bestowing His blessings upon them and providing them with everything they need. He also bestows His kindness on the righteous believers by guiding them, assisting them and granting them true faith.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "O Allah! I ask You by virtue of the fact that all praise is due to You; none has the right to be worshiped but You, the Bestower..." (Reported by At-Tirmidhee; Abu Daawood. Sheikh Al-Albaanee classified it as authentic 'saheeh')



Al- Mannaan

احسان کرنے والا

The Bestower



Al-Jawwad

سخاوت کرنے والا

The Most Generous

المعنى: الذي عم بعبائته جميع المخلوقات، وملاها من فضله وكرمه، ونعمه المتنوعة، وخص عباده المؤمنين بأنواع من الجود في الدنيا والآخرة.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (إن الله تعالى جواد يحب الجود...). (حلية الأولياء).

معنى: جس کی عطاء تمام مخلوق کیلئے عام ہے۔ اور تمام مخلوق پر اس کا فضل و کرم ہے۔ اور جس نے مختلف نعمتیں عطا کیں۔ اور اپنے مؤمن بندوں کیلئے دنیا و آخرت میں مختلف قسم کی سخاوت خاص کر رکھی ہے۔

قرآن کریم میں اسکا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں تو نہیں آیا تاہم اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ان الله تعالى جواد يحب الجود)۔ (حلیۃ الاولیاء)۔

یہ اسم گرامی صحیح اسناد سے ثابت احادیث میں بھی آیا ہے۔ صحیح ترمذی۔ ۲۷۹۹ صحیح الجامع الصغیر ۱۷۴

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔“

Meaning: He gives abundantly to all His creatures without exception and bestows on them His kindness and countless graces and blessings. He exclusively bestows on the righteous believers certain blessings in this life and in the hereafter.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "Allah is Most Generous and He loves generosity." (Reported by At-Tirmidhee)



Al- Muhsin

احسان کرنیوالا

The Benefactor
The Doer of Good

المعنى: المتفضل الذي يعطي النعم الكثيرة التي لا تحصى، وهو الذي أحسن كل شيء خلقه بالإيجاد والإمداد، والهداية.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (... فإن الله محسن يحب الإحسان). (الكامل لابن عدي).

معنى: ایسا فضل والا جو بہت ساری نعمتیں عطا کرتا ہے جن کا کوئی شمار نہیں۔ جس نے ہر چیز کو احسن طریقے سے بنایا۔ اسے ایجاد کر کے اس کی امداد کر کے اور اسے ہدایت دے کر۔

قرآن کریم میں اسکا ذکر: یہ نام بھی قرآن کریم میں تو نہیں آیا تاہم اس کا ذکر سنتِ مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (فإن الله محسن يحب الاحسان)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ احسان کرنے والا ہے اور احسان کو پسند کرتا ہے۔“ (الكامل لابن عدي، مسند احمد ۸/۱۳۷، صحیح الجامع الصغیر۔ ۱۸۲۳-۱۳۳/۶، ۶۰۳/۷۔ و صحیح احمد شا کرنے صحیح الجامع الصغیر میں اس کو صحیح قرار دیا ہے ۱۸۲۳:)۔

Meaning: He provides whatever He has created with countless blessings and the One who has perfected, sustained, and guided everything He has created.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "...Allah is the Doer of Good and He loves [to see His slaves] do good." (At-Tabaraanee. Classified as saheeh 'authentic' by Sheikh Al-Albaanee)



As-Sitteer

پردہ رکھنے والا

The Concealer of Sins

المعنى: ساتر يستر على عباده كثيراً ولا يفضحهم في المشاهد، كذلك يحب من عباده الستر على أنفسهم واجتناب ما يشينهم.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (إن الله - عز وجل - حيي ستير...) (أخرجه أبو داود والنسائي).

معنى: ستر کرنے اور پردہ رکھنے والا۔ جو اپنے بندوں کا پردہ رکھتا ہے۔ انہیں شرمندہ نہیں کرتا۔ اسی طرح اپنے بندوں سے چاہتا ہے کہ وہ اپنے آپ پر ستر کریں اور جو چیز ان کے شایاں نہیں، اس سے اجتناب کریں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں تو نہیں آیا البتہ اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ان الله - عز وجل - حيي ستير)۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ عز وجل حیاء کرنے والا اور ستر کرنے والا بھی ہے۔“ (ابوداؤد ۴۰۱۱ - صحیح نسائی: ۴۰۴ - صحیح الجامع الصغیر ۱۷۵۶: ۲۱۰۶)۔

Meaning: Allah always covers His slaves' faults and never exposes them. He also likes them to conceal their sins and avoid whatever is bound to dishonour them, being aware of His presence and showing Him the respect due to Him.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, said, "Allah, Glorified and Sublime be He, is modest and concealing, and He loves modesty and concealment..." (Reported by At-Tirmidhee and Abu Daawood)



Ad-Dayyaan

جزاء دینے والا

The Supreme Judge

المعنى: الحاكم القاضي الذي يجازي الناس بأعمالهم.

الورود: لم يرد في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (... ثم يُناديهم بصوت يسمعه من بُعد كما يسمعه مَنْ قَرُب: أنا الملك، أنا الديان...) (أخرجه الحاكم).

معنى: جو حاکم ہے فیصلہ کرنے والا ہے، جو لوگوں کو انکے اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اسکا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا البتہ اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ثم يناديهم بصوت يسمعه من بعد كما يسمعه

من قرب: أنا الملك - أنا الديان) - (اسکو الحاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام البانی نے صحیح الترغیب والترہیب

میں اسکو حسن بغیرہ قرار دیا ہے (۳۶۰۸) اور کتاب السنہ لابن ابی عاصم میں اسکو صحیح کہا ہے (۵۱۴)

ترجمہ: ”پھر وہ ان کو ایسی آواز سے پکارے گا جس کو ہر دور رہنے والا بھی اسی طرح سنے گا جس طرح نزدیک

رہنے والا سنے گا کہ: میں بادشاہ ہوں میں جزاء دینے والا ہوں“

Meaning: He is the Irresistible and All-Powerful Judge and Ruler who rewards or punishes people according to their deeds.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "...Then He (Allah) will call out to them with a voice that those far off will hear just as those nearby will hear): I am the King. I am the Supreme Judge..." (Al-Haakim. Sheikh Al-Albaanee classified it as hasan 'good'.)



Ash-Shaafee

شفاء دینے والا

The Curer

المعنى: العالم حقاً بأمراض الأبدان والقلوب وأدويتها، والقادر على إزالتها وحده، لا شفاء إلا شفاؤه، لا يكشف الضر إلا هو - سبحانه -، وشريعته شفاء للبشرية وعلاج لها.

الورود: لم يرد في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (أذهب البأس رب الناس، اشف وأنت الشافي). (أخرجه البخاري ومسلم).

معنى: جو جسموں اور دلوں کی بیماریوں کو اور ان کی دواؤں کو حقیقی طور جانتا ہے، اور وہ تنہا ان بیماریوں کو دور کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کی شفاء کے بغیر کوئی شفاء نہیں۔ مصیبت کو اس کے بغیر کوئی ٹالنے والا نہیں۔ اس کی شریعت انسانیت کیلئے شفاء اور علاج ہے۔

قرآن کریم میں اسکا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا تاہم اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (أذهب البأس رب الناس، اشف وأنت الشافي)۔

ترجمہ: ”اے لوگوں کے رب بیماری کو دور فرما، شفاء عطا کر تو ہی شفاء دینے والا ہے۔“ (بخاری، ۵۷۴۲ و مسلم ۱۱۔ صحیح ابوداؤد ۳۸۸۳: صحیح ترمذی ۳)۔

Meaning: He is well aware of all physical and spiritual diseases as well as their remedy, and He is the only One who can heal them. There is no cure except His cure, and none can relieve suffering. His legislation is the panacea for all humanity's ills and the source of humanity's good and wellbeing.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "Remove the disease, O Lord of mankind, and cure [him/her], for You are the Great Curer..." (Reported by Al-Bukhaaree)



As-Sayyid

مالک

The Master

المعنى: مالك الخلق، والخلق كلهم عبيده؛ الذي إليه يرجعون، وبأمره يعملون، وعن قوله يصدرون.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (السيد الله). (أخرجه أحمد).

معنى: جو مخلوق کا مالک ہے اور تمام مخلوق اس کی غلام ہے۔ سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور اسی کے حکم سے نیک عمل کرتے ہیں اور اسی کے قول سے برے اعمال سے باز رہتے ہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں کہیں نہیں آیا ہے۔ تاہم اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (السيد الله)۔

ترجمہ: ”سید تو اللہ ہے۔“ (مسند احمد ۶۳۵۹ / مشکوٰۃ ۶۸۰۶ / البانی نے سلسلہ صحیحہ میں اسکو صحیح قرار دیا ہے ۲/۴۳۸)۔

Meaning: He is the Master of all creation and all creation without exception are His slaves who turn to none but Him and who act by His command.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "The Master is Allah." (Reported by Ahmad and Abu Daawood: Saheeh)



Al-Witr

یکتا

The One Who
Has No Equal

المعنى: الواحد الفرد الذي لا شريك له ولا نظير.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (... وهو وتر يحب الوتر). (أخرجه البخاري ومسلم).

معنى: وہ یکتا ہے، منفرد ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک اور نہ اس جیسا کوئی ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا البتہ اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وہو وتر يحب الوتر)۔

ترجمہ: ”وہ وتر (اکیلا) ہے۔ اور وتر (اکائی) کو پسند کرتا ہے“۔ (بخاری ۶۴۱۰ و مسلم ۲۶۷۷)۔

مسند احمد ۲۔ صحیح ابن حبان ۱۳۳۷۔ صحیح ابن خذیمہ ۱۰۶۷)۔

Meaning: He is the One and Unique for whom there is no partner or equal.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "Surely, Allah is Al-Witr (i.e. One who has no equal), and He likes Al-Witr [prayer]." (Reported by Muslim)



Al-Hayy

حیاء والا

The All-Modest

المعنى: حیاءہ تعالیٰ وصفٌ یلیق بہ، لیس کحیاء المخلوقین، بل ہو حیاء کرم وبرّ، وجود و جلال.

الورود: لم یرد هذا الاسم فی القرآن الکریم، وورد فی السنة المطہرۃ.

الشاهد: قوله ﷺ: (إن الله - عزوجل - حیّ ستر یحب الحیاء والستر...). (أخرجه أبو داود والنسائی).

معنی: اس کی حیاء ایسی صفت ہے جو اس کے لائق ہے۔ اس کی حیاء مخلوق کے حیاء کی طرح نہیں۔ بلکہ وہ کرم اور نیکی کی حیاء ہے۔ اور سخاوت و جلال کی حیاء ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا البتہ اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ان الله عزوجل حی ستر یحب الحیاء والستر)۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ حیاء والا اور ستر و پردہ داری کرنے والا ہے اور وہ حیاء و ستر کو پسند کرتا ہے۔“ (ابوداؤد و نسائی)

Meaning: Modesty, as a divine attribute, is a perfect quality befitting none but Him and suits His majesty and greatness to the exclusion of all creation. This modesty is in no way similar to modesty displayed by any of His creatures, for it denotes His all-encompassing mercy, perfect grace and kindness, and great forgiveness and forbearance.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah (tradition).

Evidence: The Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, said, "Your Lord is modest and generous and would never turn the hands of someone without gain when he raises them to Him [in supplication]." (Reported by At-Tirmidhee and Abu Daawood)



At-Tayyib

نقاٹس سے پاک

The Good and
Pure One

المعنى: المنزه عن النقائص، فهو طيب وأفعاله طيبة، وصفاته أطيّب الصفات، وأسماءه أطيّب الأسماء، يحب الطيبين، ولا يقبل إلا طيباً.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (أيها الناس إن الله طيب ولا يقبل إلا طيباً). (أخرجه مسلم).

معنى: جو نقائص سے پاک ہے۔ پس وہ اچھا ہے ذات میں اور اس کے کام بھی اچھے ہیں اور اس کی صفات بہت ہی اچھی ہیں اور اس کے نام بھی سب سے اچھے ہیں۔ وہ اچھے لوگوں کو پسند کرتا ہے اور اچھی چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا البتہ اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ایہا الناس ان اللہ طیب ولا یقبل الا طیباً)۔

ترجمہ: ”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ طیب اچھا ہے اور وہ صرف طیب و اچھی چیز کو ہی قبول کرتا ہے“ (صحیح مسلم صحیح ترمذی)۔

Meaning: Allah is free of any imperfection. He is good and pure in His being, His actions, His names and His attributes. He loves those who are good and pure and accepts only that which is good and pure.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, said, "O people! Allah is Pure and, therefore, accepts only that which is pure. ..." (Reported by Muslim)



Al-Mutee

عطا کر نیوالا

The Giver

المعنى: الله سبحانه هو المعطي على الحقيقة، لا مانع لما أعطى ولا معطي لما منع، وعطاؤه سبحانه واسع ليس له حدود ولا قيود.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (... والله المعطي وأنا القاسم). (أخرجه البخاري).

معنى: اللہ تعالیٰ ہی حقیقی طور پر عطاء کرنے والا ہے۔ جو وہ عطا کرتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جسے منع کر دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ اس کی عطاء اتنی وسیع ہے کہ نہ اس کی کوئی حد اور نہ کوئی قید۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: یہ نام قرآن کریم میں نہیں آیا البتہ اس کا ذکر سنت مطہرہ میں آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (والله المعطي وأنا القاسم)۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ عطاء کرنے والا ہے اور میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔“ (صحیح البخاری ۱۶-صحیح مسلم ۱۰۳)۔

Meaning: He is the real provider. No one can withhold what He gives, nor can anyone give what He withholds. There is no limit to what He gives, and whatever He gives reaches all His creation.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Prophet, may Allah bless him and grant him peace, said, "...Allah is the Giver and I am Al-Qaasim (i.e. the distributor) ..." (Reported by Al-Bukhaaree)



Al-Jameel
خوبصورت ترین
The Beautiful

المعنى: من له نعوت الحسن والإحسان؛ الجميل في ذاته، وأسماءه وصفاته وأفعاله كلها جميلة.

الورود: لم يرد هذا الاسم في القرآن الكريم، وورد في السنة المطهرة.

الشاهد: قوله ﷺ: (إن الله جميل يحب الجمال). (أخرجه مسلم).

معنى: وہ ذات الہی کہ حسن اور احسان جسکی صفات ہیں۔ جو اپنی ذات میں خوبصورت ہے اور اس کے نام و صفات اور افعال بھی سب خوبصورت ہیں۔

قرآن کریم میں اس کا ذکر: اللہ تعالیٰ کا یہ اسم گرامی بھی قرآن کریم میں تو وارد نہیں ہوا۔ البتہ سنتِ مطہرہ میں اس کا ذکر آیا ہے۔

شاہد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (ان الله جميل يحب الجمال)۔
ترجمہ: ”بے شک اللہ صاحب حسن و جمال ہے اور وہ حسن و خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔“ (صحیح مسلم ۹۱۔ صحیح ابن حبان ۷۴۳۸)

Meaning: He has the best and perfect qualities. He is Beautiful in His Being, and all His names, attributes and actions are also beautiful.

Occurrence: This name is not mentioned in the Holy Qur'an but rather in the Prophet's Sunnah.

Evidence: The Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, said, "Allah is beautiful and loves beauty." (Reported by Muslim)

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون اُردو	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون اُردو	نمبر شمار
43	الظاہر الباطن	16	4	اللہ کے خوبصورت نام	1
44	الوارث	17	6	مقدمہ	2
45	القدوس	18	7	اسماءِ حسنیٰ	3
46	السیوح	19	8	تعدادِ اسماءِ حسنیٰ	4
47	السلام	20	9	صحیح تر بات	5
48	المومن	21	11	تنبیہ	6
49	الحق	22	12	اسمِ اعظم	7
50	المتکبر	23	15	اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے کے قواعد	8
51	العظیم	24	36	اللہ	9
52	الکبیر	25	37	الرب	10
53	العلی الاعلیٰ المتعال	26	38	الواحد الاحد	11
54	اللطیف	27	39	الرحمن الرحیم	12
55	الحکیم	28	40	الحی	13
56	الواسع	29	41	القیوم	14
57	العلیم العالم علام الغیوب	30	42	الاول الاخر	15

نمبر شمار	مضمون اُردو	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون اُردو	صفحہ نمبر
31	الملك المليك المالك	58	46	الولى المولى	73
32	الحميد	59	47	النصير خير النصيرين	74
33	المجيد	60	48	الوكيل الكفيل	75
34	النجير	61	49	الكافي	76
35	القوى	62	50	الصمد	77
36	المتين	63	51	الرازق الرزاق	78
37	العزیز	64	52	الفتاح	79
38	القاهر القهار	65	53	المبین	80
39	القادر القدير المقتدر	66	54	الهدى	81
40	الجبار	67	55	الحکم خير الحاکمین	82
41	الخالق الخلق	68	56	الروف	83
42	البارى	69	57	الودود	84
43	المصور	70	58	البر	85
44	المهيمن	71	59	الحليم	86
45	الحافظ الحفيظ	72	60	الغفور الغفار غافر الذنب	87

نمبر شمار	مضمون أردو	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون أردو	صفحہ نمبر
61	العفو	88	76	القابض الباسط	103
62	التواب	89	77	المقدم المؤخر	104
63	الكريم الاكرم	90	78	الرفيق	105
64	الشاکر الشکور	91	79	المنان	106
65	السمیع	92	80	الجواد	107
66	البصیر	93	81	المحسن	108
67	الشهید	94	82	الستیر	109
68	الرقیب	95	83	الديان	110
69	القريب	96	84	الشافي	111
70	المجيب	97	85	السيد	112
71	المحيط	98	86	الوتر	113
72	الحبيب	99	87	الحسي	114
73	الغني	100	88	الطيب	115
74	الوهاب	101	89	المعطي	116
75	المقيت	102	90	البحيل	117

Abu Dharr Al-Ghifaaree (may Allah be pleased with him) narrated that among the sayings the Prophet (صلى الله عليه وسلم) related from his Lord, Glorified and Exalted be He, is that He said:

“My servants, I have forbidden oppression for Myself and have made it forbidden amongst you, so do not oppress one another.

My servants, all of you are astray except for those I have guided, so seek guidance of Me and I shall guide you.

My servants, all of you are hungry except for those I have fed, so seek food of Me and I shall feed you.

My servants, all of you are naked except for those I have clothed, so seek clothing of Me and I shall clothe you.

My servants, you sin by night and by day, and I forgive all sins, so seek forgiveness of Me and I shall forgive you.

My servants, you will not attain harming Me so as to harm Me, and you will not attain benefiting Me so as to benefit Me.

My servants, were the first of you and the last of you, the human of you and the jinn of you to be as pious as the most pious heart of any one man of you, that would not increase My kingdom in anything.

My servants, were the first of you and the last of you, the human of you and the jinn of you to be as wicked as the most wicked heart of any one man of you, that would not decrease My kingdom in anything.

My servants, were the first of you and the last of you, the human of you and the jinn of you to rise up in one place and make a request of Me, and were I to give everyone what he requested, that would not decrease what I have, any more than a needle decreases the sea if put into it.

My servants, it is but your deeds that I reckon up for you and then recompense you for, so let him who finds good [in the hereafter] praise Allah, and let him who finds other than that blame no one but himself.” (Reported by Muslim).

اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے اسماء حسنیٰ اور صفات کا علم مطلق طور پر سب سے اعلیٰ اور اشرف علم ہے اس علم کے حصول میں مشغول ہونا اور اس کی فہم حاصل کرنا بندے کے لیے سب سے اعلیٰ اور اشرف کام ہے ، اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اس وقت ہی حاصل ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کی معرفت حاصل ہو اور ان کے معانی کو سمجھا جائے۔ اور ایمان کا معنی یہ نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دیا جائے اور اس کی معرفت اور علم حاصل نہ کیا جائے، اس لیے کہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ بندہ اپنے اس رب کو جانے اور پہچانے اور اس کی معرفت حاصل کرے جس پر وہ ایمان لایا ہے ، اور اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت اسماء و صفات کے ساتھ حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے ، لہذا اسے جتنی اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوگی اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا ۔

العلم بأسماء الله الحسنى أشرف العلوم لتعلقها بمعرفة الله عز وجل، ومعرفة الله تقود إلى الإيمان به قال الله تعالى: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: ٢٨) ومعرفة الله - ومنها معرفة أسمائه - أصل العلوم، وأساس الإيمان؛ لأن العلم قبل القول والعمل، وأول ما فرض الله على خلقه: توحيد، فإذا عرفه الناس؛ عبده وحده، قال تعالى (فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) (محمد: ١٩)۔

معرفة الله بأسمائه الحسنى تزيد في الإيمان واليقين وتحقيق التوحيد، ومن أراد أن يجد لذة العبادة؛ فأقرب طريق إلى ذلك: أن يتدبر صفاته تعالى وأسمائه الطاردة في القرآن، وصحيح السنة۔

يَا عِبَادِي: إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ،
ثُمَّ أُوفِّيْكُمْ بِآيَاتِهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ،
وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ".

O My servants, it is but your deeds that I reckon up for you and then recompense you for, so let him who finds good, praise Allah, and let him who finds other than that, blame no one but himself